مقدمہ

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال کا مجموعہ ہے اور حج ان ارکان میں سے ایک رکن ہے کہ جن پر اسلام کي بنياد رکھي گئي ہے جيسا کہ امام محمدباقر سے روايت ہے : " بني الاسلام علي خمس علي الصلوة و الزکاة و الصوم و الحج و الولاية" اسلام کي بنياد پانچ چيزوں پر رکھي گئي ہے نماز ، زکات ، روزہ ، حج اور ولايت پر حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑي فضيلت اور کثير اجر رکھتا ہے اور اسکي فضيلت کے بارے ميں پيغمبر اکرم اور اہل بيت (عليہم السلام) سے کثير روايات وارد ہوئي ہيں چنانچہ امام صادق سے روايت ہے:
"الحاج والمعتمر وفد الله ان سالوه اعطاہم وان دعوه اجابہم و ان شفعوا شفعہم و ان سکتوا ابتداءہم و يعوضون بالدرہم الف الف درہم"
حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا گروہ ہيں اگر اللہ سے سوال کريں تو انہيں عطا کرتاہے اور اسے پکاريں تو انہيں جواب ديتاہے، اگر شفاعت کريں تو انکي شفاعت کو قبول کرتاہے اگرچھپ رہيں تو از خود اقدام کرتاہے اور انہيںايک درہم کے بدلے دس لاکھ درہم ديئے جاتے ہيں۔

وجوبِ حج کے منکر اور تارکِ حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہے اور يہ ضروريات دين ميںسے ہے اور جس بندے ميناسکي آئندہ بيان ہونے والي شرائط کامل ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھي علم ہو اس کا اسے انجام نہ دينا کبيرہ گناہ ہے
اللہ تعالي اپني محکم کتاب ميں فرماتا ہے:
"ولله علي الناس حج البيت من استطاع اليہ سبيلا و من کفر فان الله غني عن العالمين"
اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کيلئے خانہ کعبہ کا حج کريں جنہيں وہاں تک پہنچنے کي استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے با وجود قدرت حج سے انکار کيا تو (ياد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے
اور امام صادق - سے روايت ہے:
جو شخص دنيا سے اس حال ميں چل بسے کہ اس نے حجة لاسلام انجام نہ ديا ہو جبکہ کوئي حاجت اس کيلئے مانع نہ ہو يا ايسي بيماري ميں بھي مبتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کي طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئي حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وہ يہودي يا نصراني ہوکر مرے

حج کي اقسام

جو حج مكلف انجام ديتا ہے يا تو اسے اپني طرف سے انجا م ديتا ہے يا كسي اور كي طرف سے ، اس دوسرے كو "نيابتي حج " كہتے ہيں اور پہلا يا واجب ہے يا مستحب اور واجب حج يا بذات خود شريعت ميں واجب ہوتا ہے تو اسے "حجة الاسلام" كہتے ہيں اور يا كسي اور سبب كي وجہ سے واجب ہوتا ہے جيسے نذر كرنے كي وجہ سے يا حج كو فاسد كردينے كي وجہ سے ،

اور حجة الاسلام اورنيابتي حج ميں سے ہر ايک كي اپني اپني شرائط اور احكام ہيں كہ جنہيں ہم پہلے باب ميں دو فصلوں كے ضمن ميں ذكر كريں گے۔

نيز حج كي تين قسميں ہيں تمتع ، افراد ، قران:

حج تمتع ان لوگوں كا فريضہ ہے كہ جن كا وطن مكہ مكرمہ سے اڑتاليس ميل تقريباً نوے كيلوميٹر دور ہے اور حج افراد اور قران ان لوگوں كا فريضہ ہے كہ جن كا وطن يا تو خود مكہ ہے يا مذكورہ مسافت سے كم فاصلے پر اور حج تمتع ، حج قران و افراد سے بعض اعمال و مناسک كے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب ميں چند فصول كے ضمن ميں بيان كريں گے۔

حجة الاسلام

مسئلہ 1: جو شخص حج كي استطاعت ركھتا ہو اس پر اصل شريعت كے اعتبار سے پوري عمر ميں صرف ايک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اوراسے "حجة الاسلام" كہا جاتا ہے۔

مسئلہ 2: حجة الاسلام كا وجوب فوري ہے يعني جس سال استطاعت حاصل ہوجائے اسي سال حج پر جانا واجب ہے اور كسي عذر كے بغير مؤخر كرنا جائز نہيں ہے اور اگر اسے مؤخر كرے تو گناہ گار ہے اور حج اسكے ذمے ثابت ہوجائيگا اور اسے آئندہ سال انجام دينا واجب ہے و علي ہذا القياس۔

مسئلہ 3: اگر استطاعت والے سال حج كوانجام دينا بعض مقدمات پر موقوف ہو ۔ جيسے سفر كرنا اور حج كے وسائل و اسباب كو مہيا كرنا تو اس پر واجب ہے كہ ان مقدمات كو حاصل كرنے كيلئے اس طرح مبادرت سے كام لے كہ اسے اسي سال حج كو پالينے كا اطمينان ہو۔

اور اگر اس ميں كوتاہي كرے اور حج كو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسكے ذ مے ميں ثابت اور مستقر ہو جائيگا اور اس پر اسے بجا لانا واجب ہے اگر چہ استطاعت باقي نہ رہے۔

حجة الاسلام كے وجوب كے شرائط

حجة الاسلام مندرجہ ذيل شرائط كے ساتھ واجب ہوتا ہے:

پہلي شرط :

عقل پس مجنون پر حج واجب نہيں ہوتا۔

دوسري شرط:

بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہيں ہوتا اگر چہ وہ بلوغ کے قريب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگر چہ اس کا حج صحيح ہے ليکن يہ حجة الاسلام سے کافي نہيں ہے۔

مسئلہ 4: اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر ميں وقوف کو بالغ ہونے کي حالت ميں پالے اور حج کي استطاعت بھي رکھتاہو تو اس کا يہ حج حجة الاسلام سے کافي ہے۔

مسئلہ 5: وہ بچہ جواحرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کي حالت ميں حرام ہيں) ميں سے کسي کام کاارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولي پر ہوگا اور اسکے علاوہ ديگر کفارات تو ظاہر يہ ہے کہ وہ نہ تو ولي پر واجب ہيں اور نہ ہي بچے کے مال ميں:

مسئلہ 6: بچے کے حج ميں قرباني کي قيمت اسکے ولي پر ہے۔

مسئلہ 7: واجب حج ميں شوہر کي اجازت شرط نہيں ہے پس بيوي پر حج واجب ہے اگر چہ شوہر سفر حج پر راضي نہ ہو ۔

مسئلہ 8: مستطيع شخص سے حجة الاسلام کے صحيح ہونے ميں والدين کي اجازت شرط نہيں ہے ۔

تيسري شرط:

استطاعت اور يہ مندرجہ ذيل امور پر مشتمل ہے۔

الف: مالي استطاعت۔

ب: جسماني استطاعت۔

ج : سربي استطاعت (راستے کا با امن اور کھلا ہونا)۔

د : زماني استطاعت ۔

ہر ايک کي تفصيل:

مالي استطاعت

يہ متعدد امور پر مشتمل ہے۔

1: زاد و راحلہ۔

2: سفر کي مدت ميں اپنے اہل و عيال کے اخراجات۔

3: ضروريات زندگي۔

4: رجوع الي الکفاية۔

مندرجہ ذيل مسائل کے ضمن ميں انکي تفصيل بيان کرتے ہيں:

1: زاد و راحلہ:

زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکي سفر ميں ضرورت ہوتي ہے جيسے کھانے پينے کي چيزيں اور اس سفر کي ديگر ضروريات اور راحلہ سے مراد ايسي سواري ہے کہ جسکے ذريعے سفر طے کيا جا سکے .

مسئلہ 9: جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہيں حاصل کرنے کيلئے رقم اس پر حج واجب نہيں ہے اگر چہ وہ کما کر يا کسي اور ذريعے سے انہيں حاصل کرسکتا ہو .

مسئلہ 10: اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن يا کسي دوسري منزل مقصود تک واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں.

مسئلہ 11: اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں ليکن اس نے حج کے اخراجات يا انکي تکميل کي مقدارکے برابر کسي شخص سے قرض واپس لينا ہواورقرض حال ہو يا اسکي ادائيگي کا وقت آچکا ہو اور مقروض مالدارہو اور قرض خواہ کيلئے قرض کا مطالبہ کرنے ميں کوئي حرج بھي نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 12: اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذ مے ميں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کيلئے کافي ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو يہ اس سے مہر کا مطالبہ نہيں کر سکتي اور مستطيع بھي نہيں ہوگي ليکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے ميں عورت کا کوئي نقصان بھي نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تا کہ اسکے ساتھ حج کر سکے ليکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے ميں عورت کا کوئي نقصان ہو مثلاً يہ لڑائي جھگڑے اور طلاق تک منتج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہيں ہے اور عورت مستطيع بھي نہيں ہو گي

-

مسئلہ 13: جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہيں ہيں ليکن وہ قرض ليکر اسے آساني سے ادا کر سکتا ہو تو اس پر واجب نہيں ہے کہ وہ قرض ليکر اپنے آپ کو مستطيع بنائے ليکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائيگا۔

مسئلہ 14: جو شخص مقروض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافي مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کي ادائيگي کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمينان ہے کہ وہ ا س وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہيں اخراجات کے ساتھ حج بجا لائے .

اور يہي حکم ہے اگر قرض کي ادائيگي کا وقت آچکا ہو ليکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضي ہو اور مقروض کو اطمينان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کريگا اس وقت يہ قرض کي ادائيگي پر قادر ہوگااور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہيں ہے۔

مسئلہ 15: جس شخص کو شادي کرنے کي ضرورت ہے اس طرح کہ اگر شادي نہ کرے تو اسے مشقت ياحرج کا سامنا ہوگا اور اس کيلئے شادي کرنا ممکن بھي ہو تو اس پر حج

واجب نہيں ہوگا مگر يہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادي کرنے کا انتظام بھي ہو .

مسئلہ 16: اگر استطاعت والے سال ميں اسے سفر حج کيلئے سواري نہ ملتي ہو مگر اسکي رائج اجرت سے زيادہ کے ساتھ تو اگر يہ شخص زائد مال دينے پر قادر ہو اور يہ اس کے حق ميں زيادتي بھي نہ ہو تو اس پر اس زائدمال کا دينا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائي اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کيلئے مضر نہيں ہے . ليکن اگر يہ زائد مال کے دينے پر قادر نہيں ہے يا يہ اسکے حق ميں زيادتي ہو تو واجب نہيں ہے اور يہ مستطيع بھي نہيں ہوگا اور يہي حکم ہے سفر حج کي ديگر ضروريات کے خريدنے يا انکے کرائے پر لينے کا نيز يہي حکم ہے اگر يہ حج کے اخراجات کيلئے کوئي چيز بيچنا چاہتا ہے ليکن اسے خريدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکي رائج قيمت سے کم پر خريد تا ہے .

مسئلہ17: اگر کوئي شخص يہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپني موجودہ مالي حيثيت کے ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کيلئے استطاعت نہيں رکھتا جيسے ديگر لوگ حج بجالاتے ہيں ليکن اسے احتمال ہے کہ تلاش و جستجو کرنے سے اسے ايسا راستہ مل جائيگا کہ يہ اپني موجودہ مالي حيثيت کے ساتھ حج کيلئے مستطيع ہو جائيگا تو اس پر تلاش و جستجو کرنا واجب نہيں ہے کيونکہ استطاعت کا معيار يہ ہے کہ يہ حج کيلئے اسي طرح استطاعت رکھتا ہوجو ديگر لوگوں کيلئے متعارف ہے .
ہاں ظاہر يہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطيع ہونے ميں شک ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے يا نہيں تو اس پر واجب ہے کہ اپني مالي حيثيت کے بارے ميں جستجو کرے.

2: سفر کي مدت ميں اپنے اہل و عيال کے اخراجات:

مسئلہ18: مالي استطاعت ميں يہ شرط ہے کہ يہ حج سے واپس آنے تک اپنے اہل و عيال کے اخراجات رکھتا ہو .

مسئلہ 19: اہل و عيال " کہ مالي استطاعت ميں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے " سے مراد وہ لوگ ہيں کہ جنہيں عرف عام ميں اہل و عيال شمار کيا جاتا ہے اگر چہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھي ہو .

3: ضروريات زندگي:

مسئلہ20: شرط ہے کہ اسکے پاس ضروريات زندگي اور وہ چيزيں ہوں کہ جنکي اسے عرفاً اپني حيثيت کے مطابق زندگي بسر کرنے کيلئے احتياج ہے البتہ يہ شرط نہيں ہے کہ بعينہ وہ چيزيناس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس رقم و غيرہ ہو کہ جسے اپني ضروريات زندگي ميں خرچ کرنا ممکن ہو .

مسئلہ21: عرف عام ميں لوگوں کي حيثيت مختلف ہوتي ہے چنانچہ رہائش کيلئے گھر کا مالک ہونا جسکي ضروريات زندگي ميں سے ہے يا يہ عرف ميں اسکي حيثيت کے مطابق

ہے یا کرائے کے ، یا عاریہ پر لیئے ہوئے یا موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلئے حرج یا سبکي کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلئے گھر کا مالک ہونا شرط ہے ۔

مسئلہ 22: اگر حج کیلئے کافي مال رکھتا ہولیکن اسے اسکي ایسي لازمي احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماري کا علاج کرانا یا ضروریات زندگي کو فراہم کرناتو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے:

مسئلہ 23: یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافي ہے کہ اس کے پاس اتني رقم و غیرہ ہو کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو ۔

مسئلہ24: اگر کسي شخص کے پاس ضروریات زندگي گھر ، گھریلو سامان ، سواري ، آلات صنعت و غیرہ کي ایسي چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکي حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکي قیمت کے کچھ حصے سے اپني ضروریات زندگي خرید لے اور باقي قیمت کو حج کیلئے خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج ، کمي یا سبکي بھي نہ ہو اور قیمت کا فرق حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا ۔

مسئلہ25: اگر مکلف اپني زمین یا کوئي اور چیز فروخت کرے تا کہ اسکي قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالک ہونے کي ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکي حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کي قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہو گا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکي تکمیل کي مقدار ہو۔

مسئلہ26: جس شخص کو اپني بعض مملوکہ چیزوں کي ضرورت نہ رہے مثلا اسے اپني کتابوں کي ضرورت نہ رہے اور ان کي قیمت سے مالي استطاعت مکمل ہوتي ہو یا یہ مالي استطاعت کیلئے کافي ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کي صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

4: رجوع الي الكفاية:

مسئلہ 27: مالي استطاعت میں " رجوع الي الكفاية" شرط ہے (مخفي نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلي میں ضروري نہیں ہے جیسا کہ اسکي تفصیل عنقریب آجائیگي)اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسي تجارت ، زراعت ، صنعت ، ملازمت ، یا باغ ، دکان و غیرہ جیسے ذرائع آمدني کي منفعت ہو کہ جنکي آمدني عرف میں اسکي حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے معاش کیلئے کافي ہو اور اس سلسلے میں دیني علوم کے طلاب(خدا تعالي ان کا حامي ہو) کیلئے کافي ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالي انکي حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے:

مسئلہ 28: عورت کیلئے بھي رجوع الي الكفاية شرط ہے بنابراین اگر اس کا شوہر ہو اور یہ

اسكي زندگي ميں حج كي استطاعت ركھتي ہو تو اس كيلئے "رجوع الي الكفاية" وہ نفقہ ہے جسكي وہ اپنے شوہر كے ذمے ميں مالک ہے ليكن اگر اس كا شوہر نہيں ہے تو حج كيلئے اسكے مستطيع ہونے كيلئے مخارج حج كےساتھ ساتھ شرط ہے كہ اسكے پاس ايسا ذريعہ آمدني ہو جواسكي حيثيت كے مطابق اسكي زندگي كيلئے كافي ہو ورنہ يہ حج كيلئے مستطيع نہيں ہوگي .

مسئلہ 29: جس شخص كے پاس زاد و راحلہ نہ ہو ليكن كوئي اور شخص اسے دے اور اسے يوں كہے تو "حج بجالا اور تيرا اور تيرے اہل و عيال كا خرچہ مير ے ذمے ہے "تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول كرنا واجب ہے اور اس حج كو حج بذلي كہتے ہيں اور اس ميں " رجوع الي الكفايہ " شرط نہيں ہے نيز خود زاد و راحلہ كا دينا ضروري نہيں ہے بلكہ قيمت كا دينا بھي كافي ہے .

ليكن اگراسے حج كيلئے مال نہ دے بلكہ صرف اسے مال ہبہ كرے تو اگر وہ ہبہ كو قبول كرلے تو اس پر حج واجب ہے ليكن اس پر اس مال كو قبول كرنا واجب نہيں ہے پس اس كيلئے جائز ہے كہ اسے قبول نہ كرے اور اپنے آپ كو مستطيع نہ بنائے.

مسئلہ 30: حج بذلي ، حجة الاسلام سے كافي ہے اور اگر اسكے بعد مستطيع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب نہيں ہے.

مسئلہ 31: جس شخص كو كسي ادارے يا شخص كي طرف سے حج پر جانے كي دعوت دي جاتي ہے تو اگر اس دعوت كے مقابلے ميں اس پركسي كام كو انجام دينے كي شرط لگائي جائے تو اسكے حج پر حج بذلي كا عنوان صدق نہيں كرتا.

مالي استطاعت كے عمومي مسائل

مسئلہ 32: جس وقت حج پر جانے كيلئے مال خرچ كرنا واجب ہوتا ہے اسكے آنے كے بعد مستطيع كيلئے اپنےآپ كو استطاعت سے خارج كرنا جائز نہيں ہے بلكہ احوط وجوبي يہ ہے كہ اس وقت سے پہلے بھي اپنے آپ كو استطاعت سے خارج نہ كرے .

مسئلہ 33: مالي استطاعت ميں شرط نہيں ہے كہ وہ مكلف كے شہر ميں حاصل ہو بلكہ اس كا ميقات ميں حاصل ہو جانا كافي ہے پس جو شخص ميقات تک پہنچ كر مستطيع ہو جائے اس پرحج واجب ہے اور يہ حجة الاسلام سے كافي ہے.

مسئلہ 34: مالي استطاعت اس شخص كيلئے بھي شرط ہے جو ميقات تک پہنچ كر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص ميقات تک پہنچ كر حج پر قادر ہو جائے جيسے قافلوں ميں كام كرنے والے و غيرہ تو اگر ان ميں استطاعت كي ديگر شرائط بھي ہوں جيسے اہل و عيال كا نفقہ ، ضروريات زندگي اور اسكي حيثيت كے مطابق جن چيزوں كي اسے اپني زندگي ميں احتياج ہوتي ہے اور "رجوع الي الكفاية" تو اس پر حج واجب ہے اور يہ حجة الاسلام سے كافي ہے ورنہ اس كا حج مستحبي ہو گا اور اگر بعد ميں استطاعت حاصل ہوجائے تو اس پر حجة الاسلام واجب ہو گا .

مسئلہ 35: اگرکسي شخص کو حج کے راستے ميں خدمت کيلئے اتني اجرت کے ساتھ اجير بنايا جائے کہ جس سے وہ مستطيع ہو جائے تو اجارے کو قبول کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ يہ اس صورت ميں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصاوم نہ ہو جو اسکي ڈيوٹي ہے ورنہ يہ اسکے ساتھ مستطيع نہيں ہوگا جيسا کہ عدم تصادم کي صورت ميں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہيں ہے ۔

مسئلہ 36: جو شخص مالي استطاعت نہ رکھتا ہو اور نيابتي حج کيلئے اجير بنے پھر اجارے کے بعد مالِ اجارہ کے علاوہ کسي اور مال کے ساتھ مستطيع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجة الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسي سال کيلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے ۔

مسئلہ 37: اگر مستطيع شخص غفلت کي وجہ سے يا جان بوجھ کر مستحب حج کي نيت کرلے اگر چہ اعمال حج کي تمرين کے قصد سے تا کہ آئندہ سال اسے بہتر طريقے سے انجام دے سکے يا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غير مستطيع سمجھتا ہے پھر اس کيلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطيع تھا تو اسکے اس حج کے حجة الاسلام سے کافي ہونے ميں اشکال ہے پس احوط کي بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے۔ مگر يہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کي اطاعت کا قصدکيا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استحبابي ہے تو پھر اس کا حج حجة الاسلام سے کافي ہے۔

جسماني استطاعت

اس سے مراد يہ ہے کہ جسماني لحاظ سے حج کو انجام دينے کي قدرت رکھتا ہو پس اس مريض اور بوڑھے پر حج واجب نہيں ہے جو حج پر جانہيں سکتے يا جن کيلئے جانے ميں حرج اورمشقت ہے ۔

مسئلہ 38: جسماني استطاعت کا باقي رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درميان ميں احرام سے پہلے بيمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال ميں ہو اور بيماري اس سے سفر کو جاري رکھنے کي قدرت کو سلب کرلے تو اس سے منکشف ہو گا کہ اس ميں جسماني استطاعت نہيں تھي اور ايسے شخص پر حج کيلئے کسي کو نائب بنانا واجب نہيں ہے ليکن اگر يہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بيماري کي وجہ سے سفر کو جاري رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں ميں بھي اسے بغير مشقت کے حج پر قادر ہونے کي اميد نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسي اور کو نائب بنائے اور اگر اسے اميد ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہيں ہوگا:اور اگر احرام کے بعد بيمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہيں

سربي استطاعت

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور باامن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلئے میقات یا اعمال حج کي تکميل تک پہنچنا ممکن نہ ہو اسي طرح اس شخص پر بھي حج واجب نہيں ہے کہ جس کيلئے راستہ کھلا ليکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے ميں اسے اپني جان ، بدن ، عزت يا مال کا خطرہ ہو :

مسئلہ 39: جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پرجانے کيلئے تيارہوجائے جيسا کہ حج کيلئے اپنا نام لکھو ادے ليکن چونکہ اسکے نام قرعہ نہيں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جا سکا تو يہ شخص مستطيع نہيں ہے اور اس پر حج واجب نہيں ہے ليکن اگر آئندہ سالوں ميں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دينے پر موقوف ہو تو احوط ِوجوبي يہ ہے کہ اس کام کو انجام دے ۔

زماني استطاعت

اس سے مراد يہ ہے کہ ايسے وقت ميں استطاعت حاصل ہو جس ميں حج کو درک کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہيں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درک نہ کر سکتا ہو يا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درک کر سکتا ہو ۔

نيابتي حج

نائب و منوب عنہ کي شرائط کو بيان کرنے سے پہلے حج کي وصيت اور اس کيلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہيں ۔

مسئلہ 40: جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھا پے يا بيماري کي وجہ سے حج پر جانے سے عاجز ہو يا اس کيلئے حج پر جانے ميں عسر و حرج ہو اور بغير حرج کے قادر ہونے سے مايوس ہو حتي کہ آئندہ سالوں ميں بھي تو اس پر نائب بنانا واجب ہے ليکن جس پر حج مستقر نہ ہوا ہو تواس پر نائب بنانا واجب نہيں ہے۔

مسئلہ 41: نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو انجام دينے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائيگا اور اس پر دوبارہ حج بجا لانا واجب نہيں ہے اگر چہ نائب کے انجام دينے کے بعد اس کا عذر ختم بھي ہو جائے ۔ ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران ميناس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ايسي حالت ميں اس کيلئے نائب کا حج کافي نہيں ہے۔

مسئلہ 42: جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے ميں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم ميں داخل ہونے کے بعدفوت ہو تو يہ حجۃ الاسلام سے کافي ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کيلئے يہ کافي نہيں ہے اور اگر احرام کے بعد ليکن حرم ميں داخل

ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبي كي بناپريہ كافي نہيں ہے۔

مسئلہ 43: جو شخص فوت ہو جائے اور اسكے ذمے ميں حج مستقر ہو چكا ہو تو اگر اس كا اتنا تركہ ہو جو حج كيلئے كافي ہو اگر چہ ميقات سے ، تو اس كي طرف سے اصل تركہ سے حج كيلئے نائب بنانا واجب ہے مگر يہ كہ اس نے تركہ كے تيسرے حصے سے مخارج حج نكالنے كي وصيت كي ہو تو يہ اسي تيسرے حصے سے نكالے جائيں گے اور يہ مستحب وصيت پر مقدم ہوں گے اور اگر يہ تيسرا حصہ كافي نہ ہو تو باقي كو اصل تركہ سے ليا جائيگا۔

مسئلہ 44: جن موارد ميں نائب بنانا مشروع ہے ان ميں يہ كام فوراً واجب ہے چاہے يہ نيابت زندہ كي طرف سے ہو يا مردہ كي طرف سے .

مسئلہ 45: زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہيں ہے بلكہ ميقات سے نائب بنا دينا كافي ہے اگر ميقات سے نائب بنانا ممكن ہو ورنہ اپنے وطن يا كسي دوسرے شہر سے اپنے حج كيلئے نائب بنائے اسي طرح وہ ميت كہ جسكے ذمے ميں حج مستقر ہو چكا ہے تو اسكي طرف سے ميقات سے حج كافي ہے اور اگر نائب بنانا ممكن نہ ہو مگر ميت كے وطن سے يا كسي دوسرے شہر سے تو يہ واجب ہے اور حج كے مخارج اصل تركہ سے نكالے جائيں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج كرانے كي وصيت كي ہو تو وصيت كو نافذ كرنا واجب ہے اور ميقات كي اجرت سے زائد كو تركہ كے تيسرے حصے سے نكالا جائيگا .

مسئلہ 46: اگر وصيت كرے كہ اسكي طرف سے استحباباً حج انجام ديا جائے تو اسكے اخراجات تركہ كے تيسرے حصے سے نكالے جائيں گے .

مسئلہ 47: جب ورثاءيا وصي كو ميت پر حج كے مستقر ہونے كا علم ہو جائے اور اسكے ادا كرنے ميں شك ہو تو ميت كي طرف سے نائب بنانا واجب ہے ليكن اگر استقرار كا علم نہ ہو اور اس نے اسكي وصيت بھي نہ كي ہو تو ان پر كوئي شے واجب نہيں ہے :

نائب كے شرائط

1: بلوغ ، احوط كي بناپر ،پس نابالغ كا حج اپنے غير كي طرف سے حجة الاسلام كے طور پر كافي نہيں ہے بلكہ كسي بھي واجب حج كے طور پر .

2: عقل ، پس مجنون كا حج كافي نہيں ہے چاہے وہ دائمي ہو يا اسے جنون كے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون كے دورے كي حالت ميں حج انجام دے .

3: ايمان ، احوط كي بناپر ،پس مؤمن كي طرف سے غير مؤمن كا حج كافي نہيں ہے۔

4: اس كا حج كے اعمال اور احكام سے اس طرح واقف ہونا كہ اعمال حج كو صحيح طور پر انجام دينے پر قادر ہو اگر چہ اس طرح كہ ہر عمل كے وقت معلم كي راہنمائي كے ساتھ اسے انجام دے۔

5: اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیابتي حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے۔
6: حج کے بعض اعمال کے ترک کرنے میں معذور نہ ہو ۔ اس شرط اور اس پر مترتب ہونے والے احکام کي وضاحت اعمالِ حج میں آجائیگي۔
مسئلہ 48: نائب بنانے کے کافي ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کي طرف سے حج کے بجا لانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے بلکہ اس میں اصالة الصحة کافي ہے (یعني اس کا عمل صحیح ہے)۔

منوب عنہ کي شرائط

منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں۔
اول: اسلام ، پس کافر کي طرف سے حج کافي نہیں ہے ۔
دوم: یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماري یا بڑھاپے کي وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھي بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کي امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر نیابت واجب حج میں ہو۔ لیکن مستحب حج میں غیر کي طرف سے نائب بننا مطلقا صحیح ہے ۔

چند مسائل:
مسئلہ 49: نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کي طرف سے نائب بن سکتي ہے اور مرد عورت کي طرف سے نائب بن سکتا ہے ۔
مسئلہ 50 : صرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) صرورہ اور غیر صرورہ کي طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یاعورت ۔
مسئلہ 51: منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل۔
مسئلہ 52: نیابتي حج کي صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگر چہ اجمالي طور پر لیکن نا م کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے۔
مسئلہ 53: اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کافریضہ حج افراد کي طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کر نا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافي ہے اور اجرت کا بھي مستحق ہو گا ۔
مسئلہ 54: اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوري اجرت کا مستحق ہو گا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بري کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہي ہوتا ہے ۔

مسئلہ 55: اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 56: نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافي نہ ہونے کا حکم لگایا جائے : نائب بنانے والے کو اجرت واپس کردے البتہ اگر اجارہ اسي سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کي طرف سے حج بجالائے -

مسئلہ 57: جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعي میں خود چلنے کي قدرت نہ رکھتا ہو یا رمي جمرات پر قادر نہ ہو ، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو ، پس اگر عذر اس نقص تک نہ پہنچائے جیسے صرف بعض تروک احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکي نیابت صحیح ہے :

مسئلہ 58: اگر نیابتي حج کے دوران میں عذر کا طاري ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط وجوبي یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کي طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں۔

مسئلہ 59: جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاري وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کار وانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہي مشعر سے مني۔ کي طرف نکل جاتے ہیں پس اگر ایسے لوگوں کو نیابتي حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیار ي وقوف کو درک کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے :

مسئلہ 60: معذور نائب کے حج کے کافي نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کوانجام دے رہا ہو اور کافي نہ ہونے میں کوئي فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسي طرح ہے اگر ان میں سے کوئي ایک اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراري پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 61: نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یاا جتہاد کے لحاظ سے اپنے فریضے پر عمل کرے -

مسئلہ 62: اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافي ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط

وجوبي كي بناپركافي نہيں ہے اور اس حكم كے لحاظ سے كوئي فرق نہيں ہے كہ نائب اجير ہو يا مفت ميں كام انجام دے رہا ہو يا اسكي نيابت حجة الاسلام ميں ہو يا كسي اور حج ميں
-

مسئلہ 63: جس شخص نے اپني طرف سے حجة الاسلام انجام نہيں ديا اسكے لئے احوط استحبابي يہ ہے كہ نيابتي حج كے اعمال مكمل كرنے كے بعد جب تك مكہ ميں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر يہ كر سكتا ہو ۔

مسئلہ 64: نيابتي حج كے اعمال سے فارغ ہونے كے بعد نائب كيلئے اپني طرف سے اور غير كي طرف سے طواف كرنا جائز ہے اسي طرح اس كيلئے عمرہ مفردہ بجا لانا بھي جائز ہے۔

مسئلہ 65: جيسا كہ حج كيلئے نائب ميں احوط كي بنا پر ايمان شرط ہے اسي طرح اعمال حج ميں سے ہر اس كام ميں بھي شرط ہے كہ جس ميں نيابت صحيح ہے جيسے طواف ، رمي ،قرباني۔

مسئلہ 66: نائب پر واجب ہے كہ وہ اعمال حج ميں منوب عنہ كي طرف سے نيابت كا قصد كرے اور اس پر واجب ہے كہ منوب عنہ كي طرف سے طواف النساءكو انجام دے ۔

حج و عمرہ كي اقسام

گز ر چكا ہے كہ حج كي تين اقسام ہيں حج تمتع اور يہ اس شخص كا فريضہ ہے كہ جسكے اہل مكہ سے اڑتاليس ميل تقريبا نوے كيلوميٹر دور ہوں اور حج قِران و اِفراد ،اور يہ دونوں اس شخص كا فريضہ ہيں جسكے اہل مكہ ميں ہوں يا مذكورہ مسافت سے كَم فاصلے پر ہوں۔
حج تمتع ، قران و افراد سے اس بات ميں مختلف ہے كہ يہ ايک عبادت ہے جو عمرہ اور حج سے مركب ہے اور اس ميں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اور حج كے درميان كچھ مدت كا فاصلہ ہوتا ہے كہ جس ميناسان عمرہ كے احرام سے باہر آجاتا ہے اور جو كچھ مُحرم كيلئے حرام ہوتا ہے حج كا احرام باندھنے سے پہلے اس كيلئے حلال ہو جاتا ہے اس لئے اسے حج تمتع كا نام دينا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع كي ايک جز ہے اور اس كا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں كو ايک سال ميں انجام دينا ضروري ہے ۔ جبكہ حج افراد اور قران ميں سے ہر ايک ايک عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ايک ، دوسري مستقل عبادت ہے كہ جسے عمرہ مفردہ كہا جاتا ہے اسي لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ايک سال ميں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قران دوسرے سال ميں اور عمرہ ، مفردہ ہو يا تمتع اس كے مشتركہ احكام ہيں كہ جنہيں ہم حج و عمرہ تمتع اور حج قران و افراد ،انكے عمرہ اور ان كے درميان فروق كو بيان كرنے سے پہلے ذكر كرتے ہيں۔

چند مسائل:

مسئلہ 67: عمرہ ، حج کي طرح کبھي واجب ہوتا ہے اور کبھي مستحب ۔

مسئلہ 68: عمرہ بھي حج کي طرح اصل شريعت ميں اور عمر بھر ميں ايک دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے کہ جس ميں حج والي استطاعت ہو اور يہ بھي حج کي طرح فوراً واجب ہوتا ہے ۔ اور اس کے وجوب ميں حج کي استطاعت شرط نہيں ہے بلکہ صرف عمرے کي استطاعت کافي ہے اگر چہ حج کيلئے استطاعت نہ بھي ہو جيسا کہ اس کا عکس بھي اسي طرح ہے پس جو شخص صرف حج کيلئے استطاعت رکھتاہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ يہ اس شخص کيلئے ہے کہ جس کے اہل مکہ مينہوں يا مکہ سے اڑتاليس ميل سے کم فاصلہ پر ہوں اور رہے وہ لوگ جو مکہ سے دور ہيں کہ جن کا فريضہ حج تمتع ہے توان ميں حج کي استطاعت سے ہٹ کر صرف عمرہ کي استطاعت متصور نہيں ہے اور اسي طرح اس کا عکس کيونکہ حج تمتع ان دونوں سے مرکب ہے اور ان دونوں کا ايک ہي سال ميں اکٹھا واقع ہونا ضروري ہے ۔

مسئلہ 69: مکلف کيلئے مکہ مکرمہ ميں بغير احرام کے داخل ہونا جائز نہيں ہے پس جو شخص حج کے مہينوں کے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ کا احرام باندھنا واجب ہے اور اس حکم سے دو مورد مستثني ہيں۔

الف : جس کا کام ايسا ہو کہ اس کا مکہ ميں آنا جانا زيادہ ہے ۔

ب : جو شخص حج تمتع ياعمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد مکہ سے خارج ہوجائے تو اس کيلئے سابقہ عمرہ کے اعمال بجالانے سے ايک ماہ تک بغير احرام کے مکہ ميں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے ۔

مسئلہ 70: حج کي طرح عمرہ کو بھي مکرر کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درميان کوئي معين فاصلہ کرنا شرط نہيں ہے اگر چہ احوط يہ ہے کہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان کے درميان ايک ماہ کا فاصلہ کرے اور اگر دو شخصوں کي طرف سے ہوں يا ايک اپني طرف سے اور دوسرا کسي اور کي طرف سے ہو تو مذکورہ فاصلہ معتبر نہيں ہے بنابراين اگر دوسرا عمرہ نيابت کے ساتھ ہو تو نائب کيلئے اس پر اجرت لينا جائز ہے اور يہ منوب عنہ کے واجب عمرہ مفردہ سے کافي ہے اگر اس پر واجب ہو۔

حج تمتع اور عمرہ تمتع کي صورت

حج تمتع دو کاموں سے مرکب ہے ايک عمرہ اور يہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور دوسرا حج اور ہر ايک کے مخصوص اعمال ہيں۔

عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذيل ہيں:

1: کسي ميقات سے احرام باندھنا۔

2: طواف کعبہ۔

3: نماز طواف۔
4: صفا و مره کے درميان سعي۔
5: تقصير۔

حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذيل ہيں:

1: مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا۔
2: نو ذي الحج کے ظہر سے غروب تک عرفات ميں وقوف کرنا۔
3 : دس ذي الحج کي رات سورج کے طلوع ہونے تک مشعر الحرام۔ ميں وقوف کرنا۔
4: عيد والے دن (دس ذي الحج) جمرة عقبہ کو کنکرياں مارنا۔
5: قرباني۔
6: حلق يا تقصير۔
7: گيارہويں کي رات مني: ميں گزارنا۔
8:گيارہويں کے دن تينوں جمرات کو کنکرياں مارنا۔
9: باره ذي الحج کي رات مني: ميں گزارنا۔
10: بارہويں کے دن تينوں جمرات کو کنکرياں مارنا۔
11: طواف حج۔
12: نماز طواف۔
13: سعي۔
14: طواف النساء ۔
15: نماز طواف۔

حج قران

صورت کے لحاظ سے حج قران حج افراد کي طرح ہے مگر حج قران ميں واجب ہے کہ احرام کے وقت قرباني اپنے ہمراه رکھے پس اس لئے اس پر اپني قرباني کو ذبح کرنا واجب ہے۔ جيسے کہ حج قران ميں احرام تلبيہ کے ساتھ بھي ہو جاتا ہے اور اشعار يا تقليد کے ساتھ بھي جبکہ حج افراد ميں احرام فقط تلبيہ کے ساتھ ہو سکتا ہے ۔

حج تمتع کے عمومي احکام

حج تمتع ميں چند چيزيں شرط ہيں:

پہلي شرط: نيت اور وه يہ ہے کہ عمره کے احرام کے شروع سے ہي حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحيح نہيں ہے ۔

دوسري شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں میں ہوں۔
تیسري شرط: یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایک سال میں ہوں۔
چوتھي شرط: یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایک شخص اور ایک شخص کي طرف سے انجام دے پس اگر ایک میت کي طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو اجیر بنایا جائے ایک کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافي نہیں ہے۔
مسئلہ 75: جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیا ر ي صورت میںافراد یا قران کي طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ 76: جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درک نہیں کر سکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کي طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے ۔
مسئلہ 77: جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتي ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کي حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاک ہو جائیگي کہ جس میں غسل ، طواف ، نماز طواف ، سعي اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درک کرنے کي وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاک ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درک کرنے کي وسعت رکھتا ہو تو ٹھیک ورنہ اپنے عمرہ کو حج افراد کي طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہي اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاک ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاک نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درک کرسکے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کي طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے اور یہي اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے یا یہ کہ مني سے پلٹنے تک طواف اور نماز طواف کو بجا نہ لائے اور سعي و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درک کرے اور مني کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طوافِ عمرہ اور اسکي نماز کي قضا کرے طواف حج ، اسکي نماز اور سعي کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد :اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافي ہے اوراس پر کوئي اور شے واجب نہیں ہے ۔

پہلي فصل: مواقیت

اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں:

اول: مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذو الحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل

مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں:
مسئلہ78: احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تک موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت كي خاطر مثلا اگر بیماري ، کمزوري و غیرہ جیسا کوئي عذر ہو ۔
مسئلہ 79: مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافي نہیں ہے ہاں ان تمام جگہوں سے کافي ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتي کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے ۔
مسئلہ 80: عذر رکھنے والي عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کي حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگر چہ بھیڑو غیرہ کي وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تک مؤخر نہ کر سکتي ہو تو اس کیلئے ضروري ہے کہ وہ جحفہ یااسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے : البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسي بھي معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھي جائز ہے۔
مسئلہ81: اگر شوہر بیوي کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوي کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کي نذر کا صحیح ہونا شوہر کي اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط وجوبي یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکي نذر منعقد نہیں ہوگي ۔
دوم: وادي عقیق : یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں "مسلخ" اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے "غمرہ" اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے "ذات عرق" اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافي ہے ۔
سوم: جحفہ : اور یہ اہل شام ، مصر ، شمالي افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں : اور اس میں موجود مسجد و غیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافي ہے۔
چہارم: یلملم : اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایک پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافي ہے ۔
پنجم: قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد و غیر مسجد سے احرام باندھنا کافي ہے ۔
مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام ۔
جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسي سے نہ گزرے اور ایسي جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسي کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسي جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پاجائے۔
مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروري ہے۔

حج تمتع و قران و افراد کے مواقيت مندرجہ ذيل ہيں:
اول: مکہ معظمہ اور يہ حج تمتع کاميقات ہے ۔
دوم: مکلف کي رہائش گا ہ ۔اور يہ اس شخص کا ميقات ہے کہ جسکي رہائش گاہ ميقات اور مکہ کے درميان ہے بلکہ يہ اہل مکہ کا بھي ميقات ہے اور ان پر واجب نہيں ہے کہ مذکورہ مواقيت ميں سے کسي ايک پر آئيں۔

چند مسائل:

مسئلہ 82: اگر ان مواقيت اور انکي بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو يہ بينہ شرعيہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہيں يعني دو عادل گواہ اسکي گواہي دے ديں يا اس شياع کے ساتھ بھي ثابت ہو جاتے ہيں جو موجب اطمينان ہو اور جستجو کرکے علم حاصل کرنا واجب نہيں ہے اور اگر نہ علم ہو نہ گواہ اور نہ شياع تو ان مقامات کوجاننے والے شخص کي بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافي ہے :

مسئلہ 83: ميقات سے پہلے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے مگر يہ کہ ميقات سے پہلے کسي معين جگہ سے احرام باندھنے کي نذر کرلے جيسے کہ مدينہ يا اپنے شہر سے احرام باندھنے کي نذر کرے تو اس کا احرام صحيح ہے ۔

مسئلہ 84: اگر جان بوجھ کر يا غفلت يا لا علمي کي وجہ سے بغير احرام کے ميقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کيلئے ميقات کي طرف پلٹے ۔

مسئلہ 85: اگر غفلت ، نسيان يا مسئلہ کا علم نہ ہونے کي وجہ سے ميقات سے آگے گزر جائے اور وقت کي تنگي يا کسي اور عذر کي وجہ سے ميقات تک پلٹ بھي نہ سکتا ہو ليکن ابھي تک حرم ميں داخل نہ ہوا ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو ميقات کي سمت کي طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم ميں داخل ہو چکا ہو تواگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر يہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہرنکلنا ممکن نہ ہو تو حرم ميں جس جگہ ہے وہيں سے احرام باندھے ۔

مسئلہ 86: اپنے اختيار کے ساتھ احرام کو ميقات سے مؤخر کرنا جائز نہيں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا ميقات ہو يا نہ ۔

مسئلہ 87: جس شخص کو مذکورہ مواقيت ميں سے کسي ايک سے احرام باندھنے سے منع کرديا جائے تو اس کيلئے دوسرے ميقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ 88: جدہ مواقيت ميں سے نہيں ہے اور نہ يہ مواقيت کے بالمقابل ہے لذا اختيار ي صورت ميں جدہ سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے بلکہ احرام باندھنے کيلئے کسي ميقات کي طرف جانا ضروري ہے مگر يہ کہ اس پر قدرت نہ رکھتا ہو تو پھر جدہ سے نذر کرکے احرام باندھے۔

مسئلہ 89: اگر ميقات سے آگے گزر جانے کے بعد مُحرم متوجہ ہو کہ اس نے صحيح احرام

نہيں باندھا پس اگر ميقات تک پلٹ سکتا ہو تو يہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سکتا ہو مگر مکہ مکرمہ کے راستے سے تو " ادني الحل" سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ ميں داخل ہو اور اعمال بجا لانے کے بعد عمرہ تمتع کے احرام کيلئے ، کسي ميقات پر جائے۔
مسئلہ 90: ظاہر يہ ہے کہ اگر حج کے فوت نہ ہونے کا اطمينان ہو تو عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے بعد اور حج بجا لانے سے پہلے مکہ مکرمہ سے نکلنا جائز ہے اگر چہ احوط استحبابي يہ ہے کہ ضرورت و حاجت کے بغير نہ نکلے جيسے کہ اس صورت ميں احوط يہ ہے کہ نکلنے سے پہلے مکہ ميں حج کا احرام باندھ لے مگر يہ کہ اس کام ميں اس کيلئے حرج ہو تو پھر اپني احتياج کيلئے بغير احرام کے باہر جا سکتا ہے اور جو شخص اس احتياط پر عمل کرنا چاہے اور ايک يا چند مرتبہ مکہ سے نکلنے پر مجبور ہو جيسے کاروانوں کے خدام وغيرہ تو وہ مکہ مکرمہ ميں داخل ہونے کيلئے پہلے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ ليں اور عمرہ تمتع کو اس وقت تک مؤخر کرديں کہ جس ميں اعمال حج سے پہلے عمرہ تمتع کو انجام دينا ممکن ہو پھر ميقات سے عمرہ تمتع کيلئے احرام باندھيں پس جب عمرہ سے فارغ ہو جائيں تو مکہ سے حج کيلئے احرام باندھيں۔
مسئلہ 91: عمرہ تمتع اور حج کے درميان مکہ سے خارج ہونے کا معيار موجودہ شہر مکہ سے خارج ہونا ہے پس ايسي جگہ جاناکہ جو اس وقت مکہ مکرمہ کا حصہ شمار ہوتي ہے اگر چہ ماضي ميں وہ مکہ سے باہر تھي مکہ سے خارج ہونا شمار نہيں ہو گا ۔
مسئلہ 92: اگر عمرہ تمتع کو انجام دينے کے بعد مکہ سے بغير احرام کے باہر چلا جائے تو اگر اسي مہينے ميں واپس پلٹ آئے کہ جس ميں اس نے عمرہ کو انجام ديا ہے تو بغير احرام کے واپس پلٹے ليکن اگر عمرہ کرنے والے مہينے کے غير ميں پلٹے جيسے کہ ذيقعد ميں عمرہ بجالاکر باہر چلا جائے پھر ذي الحج ميں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے کہ مکہ ميں داخل ہونے کيلئے عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے ساتھ متصل عمرہ تمتع ، دوسرا عمرہ ہو گا۔
مسئلہ 93: احوط وجوبي يہ ہے کہ عمرہ تمتع اور حج کے درميان عمرہ مفردہ کو انجام نہ دے ليکن اگر بجا لائے تو اس سے اسکے سابقہ عمرہ کو کوئي نقصان نہيں ہوگا اور اس کے حج ميں بھي کوئي اشکال نہيں ہے ۔

دوسري فصل: احرام

مسئلہ 94: احرام کے مسائل کي چار اقسام ہيں:
1: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں يا احرام کيلئے واجب ہيں۔
2: وہ اعمال جواحرام کي حالت ميں مستحب ہيں۔
3: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں حرام ہيں۔
4: وہ اعمال جو احرام کي حالت ميں مکروہ ہيں۔

1: احرام کے واجبات

اول: نيت

اور اس ميں چند امور معتبر ہيں:

الف: قصد،يعني حج يا عمره کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمره تمتع کا احرام باندھنا چاہے وه احرام کے وقت عمره تمتع کو انجام دينے کا قصد کرے۔

مسئلہ 95: قصد ميں اعمال کي تفصيلي صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہيں ہے بلکہ اجمالي صورت کافي ہے پس اس کيلئے جائز ہے کہ اجمالي طور پر واجب اعمال کو انجام دينے کا قصد کرے پھر ان ميں سے ايک ايک کو ترتيب کے ساتھ بجالائے ۔

مسئلہ 96: احرام کي صحت ميں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہيں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھي اسکي صحت کو نقصان نہيں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دينے کا قصد کرنا کہ جن سے حج يا عمره باطل ہو جاتا ہے جيسے جماع ۔ بعض موارد ميں ۔ تو وه اعمال کے انجام دينے کے قصد کے ساتھ جمع نہيں ہو سکتا بلکہ يہ احرام کے قصد کے منافي ہے۔

ب: قربت اور الله تعالي کيلئے اخلاص ،کيونکہ عمره ، حج اور ان کا ہر ہر عمل عبادت ہے پس ہر ايک کو صحيح طور پر انجام دينے کيلئے "قربةً الي الله "کا قصد کرنا ضروري ہے۔

ج: اس بات کي تعيين کہ احرام عمره کيلئے ہے يا حج کيلئے اور پھر يہ کہ حج ، حج تمتع ہے يا قران يا افراد اور يہ کہ اس کا اپنا ہے يا کسي اور کي طرف سے اور يہ کہ يہ حجة الاسلام ہے يا نذر کا حج يا مستحبي حج :

مسئلہ 97: اگر مسئلہ سے لاعلمي يا غفلت کي وجہ سے عمره کے بدلے ميں حج کي نيت کرلے تو اس کا احرام صحيح ہے مثلاً اگر عمره تمتع کيلئے احرام باندھتے وقت کہے " حج تمتع کيلئے احرام باندھ رہا ہو ں "قربةً الي الله " ليکن اسي عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہيں يہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحيح ہے ۔

مسئلہ 98: نيت ميں زبان سے بولنا يا دل ميں گزارنا شرط نہيں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نيت ہو جاتي ہے۔

مسئلہ 99: نيت کا احرام کے ہمراه ہونا شرط ہے پس سابقہ نيت کافي نہيں ہے مگر يہ کہ احرام کے وقت تک مستمر رہے۔

دوم : تلبيہ

مسئلہ 100: احرام کي حالت ميں تلبيہ ايسے ہي ہے جيسے نماز ميں تکبيرة الاحرام پس جب حاجي تلبيہ کہہ دے تو مُحرم ہو جائيگا اور عمره تمتع کے اعمال شروع ہو جائيں گے اور يہ تلبيہ در حقيقت خدائے رحيم کي طرف سے مکلفين کو حج کي دعوت ، کا قبول کرنا ہے

اسي لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کي صورت علي الاصح یوں ہے : «لَبَّيْكَ اَللّهُمَّ لَبَّيك، لَبَّيْكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ».
اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استحبابي یہ ہے کہ مذکورہ چا رتلبیوں کے بعدیوں کہے : «إنَّ الْحَمْدَ وْالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ».
اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھي کہے : «لَبَّيْكَ اللّهُمَّ لَبَّيْك، إنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاٰ شَرِيكَ لَكَ لَبِّيْكَ»
اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھي اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں:
«لَبَّيْكَ ذَا الْمَعارجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ داعِياً إلى' دار ِ السَّلاٰمِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ غَفّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ أهْلَ التَّلْبِيَةِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ ذَا الْجَلاٰلَ وَالإكْرامِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ تُبْدِيءُ وَالْمَعادُ إل ِيْكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقَرُ إلَيكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ مَرْهُوباً وَمَرْغُوباً إلَيْكَ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ إلهَ الْحَقِّ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْماءِ وَالْفَضْلِ ِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ كَشّافَ الْكُرَبِ الْعِظامِ لَبَّيْك، لَبَّيْك عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ لَبَّيْك، لَبَّيْكَ يا كَرِيمُ لَبَّيْكَ».
مسئلہ 101: ایک مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکر ار کرنا مستحب ہے۔
مسئلہ 102: تلبیہ کي واجب مقدار کو عربي قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طورپر قادر ہو تے ہوئے اگر چہ سیکھ کر یا کسي دوسرے کے دہروانے سے ۔غلط کافي نہیں ہے پس اگر وقت کي تنگي کي وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسي دوسرے کے دہروانے کے ساتھ بھي صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھي بنائے۔
مسئلہ 103: جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردے جو کہ گزرچکا ہے ۔
مسئلہ 104: جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھي نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہي ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے۔
مسئلہ 105: مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہي : اگر چہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں : تلبیہ کو ترک کردینا واجب ہے علي الاحوط اور اسي طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روک دینا واجب ہے ۔
مسئلہ 106: حج تمتع ، عمرہ تمتع ، حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قران کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھي ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھي اور اشعار صرف قرباني کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھي شامل ہے اور قرباني کے دیگر جانوروں کو بھي ۔
مسئلہ 107: اشعار ہے اونٹ کي کہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے

ساتھ لتھیڑنا تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے اور تقلید یہ ہے کہ قربانی کی گردن میں دھاگہ یا جوتا لٹکا دیاجائے تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے۔
سوم : دو کپڑوں کا پہننا
اور یہ تہبند اور چادر ہیں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہیں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال لے گا :
مسئلہ 108: احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے۔
مسئلہ 109: تہبند میں شرط نہیں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت میں ہونا کافی ہے۔
مسئلہ 110: تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسکے بکسوا (پن) اورسنگ و غیرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئی مانع نہیں ہے اسی طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے : (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسی طرح اسے سوئی اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے ۔
مسئلہ 111: احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربةًالی اللہ کے قصد سے پہنے ۔
مسئلہ 112: ان دو کپڑوں میں وہ سب شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے لباس میں معتبر ہیں پس خالص ریشم، حرام گوشت جانور سے بنا یا گیا ، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافی نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے ۔
مسئلہ 113: تہبند میں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے لیکن چادر میں یہ شرط نہیں ہے جبتک چادر کے نام سے خارج نہ ہو ۔
مسئلہ 114: دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کیلئے اپنے کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ ،البتہ نمازی کے لباس کے گذشتہ شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ ۔
مسئلہ 115: شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو ۔
مسئلہ 116: دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں، اور نہ بُنے ہوئے میں یہ شرط ہے کہ وہ کاٹن یا اُون و غیرہ کا ہو بلکہ چمڑے ، نائلون یا پلاسٹک کے لباس میں بھی احرام باندھنا کافی ہے البتہ اگر ان پر کپڑا ہونا صادق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسی طرح نمدے و غیرہ میں احرام باندھنے سے بھی کوئی مانع نہیں ہے ۔
مسئلہ 117: اگرا حرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کرسِلا ہوا لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے پس احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے۔
مسئلہ 118: اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے سِلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو قمیص و غیرہ جیسے رائج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے لیکن اس کا پہننا جائز نہیں ہے بلکہ

اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپري اور نچلے حصے کو الٹا کرکے اپنے اوپر اوڑھ لے ۔
مسئلہ 119: محرم کيلئے حمام ميں جانے ، تبديل کرنے يا دھونے و غيره کيلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے ۔
مسئلہ 120: محرم کيلئے سردي و غيره سے بچنے کيلئے دوسے زياده کپڑوں کا اوڑھنا جائز ہے پس دو يا زياده کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر يا کمرکے ارد گرد اوڑھ لے ۔
مسئلہ 121: اگر احرام کا لباس نجس ہوجائے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ اسے پاک کرے يا تبديل کرے ۔
مسئلہ 122: احرام کي حالت ميں حدث اصغر يا اکبر سے پاک ہونا شرط نہيں ہے پس جنابت يا حيض کي حالت ميں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہاجاتا ہے اور احوط يہ ہے کہ اسے تر ک نہ کرے:

احرام کے مستحبات

مسئلہ 123: مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاک ہونا ،اضافي بالوں کا صاف کرنا ،ناخن کاٹنا ۔ نيز مستحب ہے مسواک کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا ، ميقات ميں يا ميقات تک پہنچنے سے پہلے۔ مثلاً مدينہ ميں ۔ اور ايک قول کے مطابق احوط يہ ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کيا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر يا کسي اور فريضہ نماز يا دورکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احاديث ميں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئي ہے اور اسکي زياده فضيلت ہے اور ذيقعد کي پہلي تاريخ سے اپنے سر اورداڑھي کے بالوں کو بڑھانا بھي مستحب ہے ۔

احرام کے مکروہات

مسئلہ 124: سياه ،ميلے کچيلے اور دھاري دار کپڑے ميں احرام باندھنا مکروه ہے اور بہتر يہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفيد ہو اور زرد بستر يا تکيے پر سونا مکروه ہے اسي طرح احرام سے پہلے مہندي لگانا مکروه ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کي حالت ميں بھي باقي رہے: اگر اسے کوئي پکارے تو "لبيک" کے ساتھ جواب دينا مکروه ہے اور حمام ميں داخل ہونا اور بدن کو تھيلي و غيره کے ساتھ دھونا بھي مکروه ہے ۔

احرام کے محرمات

مسئلہ 125: احرام کے شروع سے لے کر جبتک احرام ميں ہے محرم کيلئے چند چيزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے : ان چيزوں کو " محرمات احرام " کہا جاتا ہے ۔

مسئلہ 126: محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں :ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں : پہلے ہم انہیں اجمالي طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایک کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایک پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے۔

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:

:1 سِلے ہوئے لباس کا پہننا۔
:2 ایسي چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپالے۔
:3 مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا۔
:4 سر پر سایہ کرنا۔
:5 خوشبو کا استعمال کرنا۔
:6 آئینے میں دیکھنا۔
:7 مہندي کا استعمال کرنا ۔
:8 بدن کو تیل لگانا۔
:9 بدن کے بالوں کو زائل کرنا۔
:10 سرمہ ڈالنا۔
:11 ناخن کاٹنا۔
:12 انگوٹھي پہننا۔
:13 بدن سے خون نکالنا۔
:14 فسوق (یعني جھوٹ بولنا ، گالي دینا ، فخر کرنا)۔
:15جدال جیسے "لا واللہ : بلي واللہ" کہنا۔
:16 حشراتِ بدن کومارنا۔
:17 حرم کے درختوں اور پودوں کواکھیڑنا۔
:18 اسلحہ اٹھانا۔
:19 خشکي کا شکار کرنا۔
:20 جماع کرنا اور شہوت کو بھڑ کانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ ۔ دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا۔
:21نکاح کرنا۔
:22استمنا کرنا۔

مسئلہ 127: ان میں سے بعض محرمات ویسے بھي حرام ہیں اگر چہ محرم نہ ہو لیکن احرام کي حالت میں ان کاگناہ زیادہ ہے:

محرمات احرام کے احکام .

:1 سِلے ہوئے لباس کا پہننا :

مسئلہ 1281: احرام کي حالت ميں مردپر سِلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس ميں گردن ، ہاتھ يا پاؤں داخل ہو جائيں جيسے قميص، شلوار ، کوٹ ، جيکٹ،نيچے کا لباس ، عبا اور قبا و غيرہ اور اسي طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے۔
مسئلہ 129: سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے ميں فرق نہيں ہے کہ وہ لباس سِلا ہواہو يابُنا ہوا يا انکي مثل ۔
مسئلہ 130: کمربند ،و ہ تھيلي کہ جس ميں پيسے رکھے جاتے ہيں اور گھڑي کے پٹے و غيرہ کے پہننے مينکوئي اشکال نہيں ہے کہ جنہيں لباس شمار نہيں کياجاتا اگر چہ يہ سِلے ہوئے ہوں:
مسئلہ 131: سِلے ہوئے بستر يا اس لباس پر بيٹھنے اور سونے سے کوئي مانع نہيں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جيسے کہ انکا بستر بنانے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے:
مسئلہ132: لحاف اور استرو غيرہ کوشانے پر رکھنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اگر چہ اس کے اطراف سلے ہوئے ہوں جيسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سلے ہوئے ہونے سے بھي کوئي مانع نہيں ہے ۔
مسئلہ 133: اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ايک بکرے کا کفارہ دينا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعد د کپڑے پہنے جيسے پينٹ اور کوٹ پہنے يا قميص اور اندروني لباس پہنے تو اس پر ہر ايک کيلئے الگ کفارہ ہو گا ۔
مسئلہ 134: اگر سردي و غيرہ کي وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہوجائے کہ جنہيں پہننا حرام ہے تو گناہ نہيں ہے ليکن احوط يہ ہے کہ ايک بکرا کفارے ميں دے ۔
مسئلہ 135: عورتوں کيلئے ہر قسم کاسِلا ہوالباس پہننا جائز ہے اور اس ميں کفارہ نہيں ہے بانان کيلئے دستانے پہننا جائز نہيں ہے:

2: اس چيز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے۔

مسئلہ 136: مرد پر احرام کي حالت ميں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط وجوبي ہر اس چيز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جيسے جو تا اور موزہ و غيرہ ۔
مسئلہ 137: اس چوڑي پٹي والے جوتے کے پہننے ميں کوئي اشکال نہيں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہيں ڈھانپتا ۔
مسئلہ138: بيٹھنے يا سونے کي حالت ميں پاؤنپر لحاف و غيرہ کے رکھنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے اسي طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھي اشکال نہيں ہے ۔
مسئلہ139: اگر محرم ايسے جوتے و غيرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ ليتا ہے تو اس کيلئے يہ جائز ہے ليکن اس حالت ميں احوط وجوبي يہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چيردے۔
مسئلہ 140: اگر گذشتہ مسئلہ ميں مذکور موزہ اور جوراب و غيرہ پہنے تو کفارہ نہيں ہے

اگر چہ جوراب کے سلسلے میں احوط استحبابي ایک بکرے کا کفارہ دیناہے ۔
مسئلہ 141:مذکورہ حکم (موزے اور جوراب و غیرہ کے پہننے کي حرمت) مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھي احوط استحبابي اسکي رعایت کرنا ہے ۔

3: مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا نپنا۔

مسئلہ 142: مرد کیلئے ٹوپي ، عمامے ، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔
مسئلہ 143: احوط وجوبي یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئي ایسي چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندي ،صابون کي جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا و غیرہ :
مسئلہ 144: کان ،سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلئے احرام کي حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے ۔
مسئلہ 145: سرکے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ایک چھوٹي سي ٹوپي اپنے سرکے درمیان میں رکھے ورنہ کوئي اشکال نہیں ہے جیسے قرآن و غیرہ کو اپنے سرکے اوپر رکھے یا اپنے سرکے بعض حصے کو بالتدریج تو لیے کے ساتھ خشک کرے اگر چہ احوط اس سے بھي اجتناب کرنا ہے ۔
مسئلہ 146: مُحرم کیلئے اپنے سر کو پاني میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے ۔
مسئلہ 147: احوط وجوبي کي بناپر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایک بکري ہے ۔
مسئلہ 148: اگر غفلت، بھول کر یا لا علمي کي وجہ سے سر کو ڈھانپے تو کفارہ نہیں ہے ۔
مسئلہ 149: عورتوں کیلئے احرام کي حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتي ہیں : اس بناپر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپناصدق کرے جیسے پردے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناک ، منہ اور ٹھوڑي سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کي طرح ہے پس یہ بھي جائز نہیں ہے ۔
مسئلہ 150: احرام کي حالت میں عورتوں کیلئے ماسک کا استعمال جائز ہے :
مسئلہ 151: چہرے کے اوپر ، نیچے یا دونوں اطراف کو اتني مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کوڈھانپنے کیلئے کرتي ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں :
مسئلہ 152: چہرے کو پنکھے و غیرہ (جیسے رسالہ ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 153: محرم عورت كيلۓ اپني چادر كو اپنے چہرے پر اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناک کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تک اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکي پيشاني كو ڈھانپ لے ليكن احوط اس سے اجتناب كرنا ہے اگر اجنبي کے ديكھنے كي جگہ ميں نہ ہو .

مسئلہ 154: سابقہ مسئلہ ميں احوط يہ ہے کہ مذكورہ پردے كو اس طرح نہ چھوڑدے کہ وہ اسکے چہرے كو چھوربا ہو .

مسئلہ 155: چہرے كو ڈھانپنے ميں كفارہ نہيں ہوتا اگر چہ يہ احوط ہے۔

4: مردوں كيلئے سايہ كرنا:

مسئلہ 156: مرد كيلئے احرام كي حالت ميں چلتے ہوئے اور منزليں طے كرتے ہوئے (جيسے ميقات اور مکہ کے درميان چلنا اور مکہ و عرفات کے درميان چلنا و غيرہ) سايہ كرنا جائز نہيں ہے ہاں اگر راستے ميں كہيں رک جائے يا منزل مقصود تک پہنچ جائے جيسے گھر يا ريسٹورينٹ ميں داخل ہوجائے تو سايہ كرنے ميں كوئي اشكال نہيں ہے پس سفر کے دوران چھت والي گاڑي ميں سوار ہونا جائز نہيں ہے۔

مسئلہ 157: احوط و جوبي يہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ كو بجالانے سے پہلے متحرک سائے سے اجتناب كرے جيسے چھت والي گاڑي ميں سوار ہونا يا چھتري كا استعمال كرنا اور اسي طرح حج كا احرام باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ كي طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر كرے اور مزدلفہ سے مني كي طرف جاتے ہوئے اور اسي طرح عرفات اور مني کے اندر چلتے ہوئے .

مسئلہ 158: سابقہ دومسئلوں ميں مذكور حكم دن ميں سايہ كرنے کے ساتھ مختص ہے بنابراين رات کے وقت چھت والي گاڑي ميں سوار ہونے سے كوئي مانع نہيں ہے اگر چہ احتياط يہ ہے کہ سايہ سے استفادہ نہ كرے۔

مسئلہ 159: باراني اور ٹھنڈي راتوں ميں احوط يہ ہے کہ چھت والي گاڑي و غيرہ ميں سوار ہوكر اپنے اوپرسايہ نہ كرے۔

مسئلہ 160: ديوار، درخت اور ان جيسے سايہ سے استفادہ كرنے ميں كوئي اشكال نہيں ہے حتي کہ دن کے دوران بھي اسي طرح ثابت سايہ جيسے سرنگ اور پُل کے نيچے سے عبور كرنا :

مسئلہ 161: محرم پر سايہ سےاستفادہ كرنے كي حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں كيلئے يہ ہر صورت ميں جائزہے .

مسئلہ 162: سايہ كرنے كا كفارہ ايک بكري ہے .

مسئلہ 163: اگر بيماري يا كسي اور عذر كي وجہ سے سايہ كرنے پر مجبور ہو تو ايسا كرنا جائز ہے ليكن ايک بكري كفارہ ميں دينا واجب ہے .

مسئلہ 164: احرام مینسایہ کرنے کا کفار ہ ایک مرتبہ واجب ہے اگر چہ باربار سایہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ سایہ کرے تو اس پر ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسي طرح حج کے احرام میں۔

5: خوشبو کا استعمال:

مسئلہ 165: احرام کي حالت میں ہر قسم کي خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جیسے کستوري،اگر کي لکڑي، گلاب کا پاني اور رائج خوشبو ئیں۔

مسئلہ 166: اس لباس کا پہننا جائز نہیں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کیا گیا ہے جب اس سے عطر کي خوشبو اٹھ رہي ہو ۔

مسئلہ 167: احوط کي بناپر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اسي طرح خوشبو دار شیمپو۔

مسئلہ 168: احوط وجوبي خوشبودار چیز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگر چہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جیسے گلاب کے پھول یا خوشبودار سبزیوں اور پھلوں کو سونگھنا:

مسئلہ 169: محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں ہے کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو ۔

مسئلہ 170: سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے لیکن احوط وجوبي یہ ہے کہ انہیں سونگھے نہ۔

مسئلہ 171: اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط وجوبي یہ ہے کہ کفارے میں ایک بکري دے اگر چہ وہ کھانے میں ہو جیسے زعفران یاکھانے میں نہ ہو۔

مسئلہ 172: محرم کیلئے بدبو سے اپنے ناک کو روکنا جائز نہیں ہے ہاں بدبو والي جگہ سے نکل جانے میں کوئي اشکال نہیں ہے اور اسي طرح اس سے عبور کرنا ۔

6: آئینے میں دیکھنا:

مسئلہ 173: احرام کي حالت میں زینت کي غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن اگر کسي اور غرض سے دیکھے جیسے گاڑي کا ڈرائیور گاڑي چلاتے وقت اسکے آئینے میں دیکھتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 174: صاف و شفاف پاني یا دیگران صیقل کي ہوئي چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں شے کي تصویر نظر آتي ہے آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کي غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 175: اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکي آنکھ آئینے پر پڑجائیگي تو آئینے کو اپني جگہ برقرار رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے۔

مسئلہ176: عینک پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے اگر یہ زینت کیلئے نہ ہو۔

مسئلہ 177: احرام کي حالت میں تصویر اتارنے میں کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 178: آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط وجوبي یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے۔

7: انگوٹھي پہننا:

مسئلہ 179: احوط وجوبي یہ ہے کہ محرم انگوٹھي کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے۔

مسئلہ 180: اگر انگوٹھي زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے انگوٹھي پہنے یا کسي دوسري غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے :۔

مسئلہ 181: احرام کي حالت میں انگوٹھي پہننے کا کفارہ نہیں ہے ۔

8: مہندي اور رنگ کا استعمال کرنا ۔

مسئلہ 182: احوط وجوبي یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندي کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے ۔

مسئلہ 183: اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں ، پیروں اور ناخنوں پر مہندي لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تک ان کا اثر باقي رہے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 184: مہندي اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے ۔

9: بدن پر تیل لگانا:

مسئلہ 185: محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتي کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ ۔

مسئلہ 186: اگر خوشبودارتیل کي خوشبو احرام کے وقت تک باقي رہے تو احرام سے پہلے بھي ایسا تیل لگانا حرام ہے ۔

مسئلہ 187: تیل(گھي) کے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو ۔

مسئلہ 188: اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کي غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 189: خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احوط کي بناپر ایک بکري ہے اور اگر خوشبو والا نہ ہو تو ایک فقیر کوکھانا کھلانا اگر چہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے ۔

10: بدن کے بالوں کو زائل کرنا:

مسئلہ 190: محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے حتي کہ ایک بال بھي ، اسي طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نو چ کر نیز کوئي فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسي اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے۔

مسئلہ 191: وضو، غسل یا تیمم کي حالت میں بالوں کے گرنے کي وجہ سے اس پر کوئي شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو ۔

مسئلہ 192: اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب اسکي اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئي اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 193: اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر مونڈے تو اس پر ایک بکري کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت ، بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمي کي وجہ سے ہو تو کوئي کفارہ نہیں ہے ۔

مسئلہ 194: اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکري ہے ۔

مسئلہ 195: اگر محرم قینچي یامشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو احوط وجوبي ایک بکري کا کفارہ دینا ہے ۔

مسئلہ 196: اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال گرجائیں تو احوط استحبابي یہ ہے کہ مٹھي بھر گندم ، آٹا اور ان جیسي کسي چیز کا فقیر کو صدقہ دے ۔

11: سرمہ ڈالنا:

مسئلہ 197: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے اسي طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA)لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے کرتي ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے۔

12: ناخن تراشنا:

مسئلہ 198: محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے ، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچي کے ساتھ ہو یا چھري کے ساتھ یاکسي اور ذریعے سے ۔

مسئلہ 199: اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہوجائے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقي حصہ تکلیف کا باعث ہو ۔

مسئلہ 200: کسي دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئي اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 201: احرام کي حالت میںناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے۔

: اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا
-
: اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکري کفارہ دینا ہوگي :
: اگر ایک ہي نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک بکري کفارہ میں دینا ہوگي اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور پاؤں کے دوسري نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہوں گي ۔

13: بدن سے خون نکالنا:

مسئلہ 202: احوط وجوبي یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے ۔

مسئلہ 203: احرام کي حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئي مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکي وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہوتو احوط وجوبي یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں۔

مسئلہ 204: احوط وجوبي یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کي صورت میں۔

مسئلہ 205: بدن سے خون نکالنے کي صورت مینکفارہ نہیں ہے اگر چہ ایک بکري کفارے میندینا مستحب ہے۔

14: فسوق:

مسئلہ 206: فسوق کا معني: ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنااس بناپر پس احرام کي حالت میں جھوٹ بولنے اور گالي دینے کي حرمت غیر احرام کي حالت سے زیادہ ہے ۔
لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کي حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 207: فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب ہے ۔

15: جدال:

مسئلہ 208: دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ " اللہ " کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے ہوئے " لا واللہ " یا " بلي واللہ " کہنا:

مسئلہ 209: احوط وجوبي یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ " اللہ" کاترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسي میں لفظ " خدا" ہے اور اسي طرح احوط وجوبي یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالي: کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے " رحمن، رحیم ، قادر ، متعال و غیرہ" ۔

مسئلہ210: اللہ تعالي: کے علاوہ ديگر مقدس چيزوں کي قسم اٹھانا احرام کے محرمات ميں سے نہيں ہے -

مسئلہ 211: اگر سچي قسم اٹھائے تو پہلي اور دوسري مرتبہ ميں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہيں ہے ليکن اگر دومرتبہ سے زيادہ کرے تو کفارے ميں ايک بکري دينا واجب ہے -

مسئلہ 212: اگر جھوٹي قسم اٹھائے تو پہلي اور دوسري مرتبہ ميں ايک بکري کفارہ ميں دينا واجب ہے ليکن احوط يہ ہے کہ دوسري مرتبہ ميں دو بکرياں دے اور اگر دومرتبہ سے زيادہ کرے توکفارہ ميں ايک گائے دينا واجب ہے۔

16: حشرات بدن کو مارنا:

مسئلہ 213: احوط کي بناپر احرام کي حالت ميں جوؤں کو مارنا جائز نہيں ہے : اوراسي طرح کے ديگر حشرات جيسے پسّو۔

17: حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:

مسئلہ 214: حرم ميں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا ، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس ميں محرم اور غير محرم کے درميان کوئي فرق نہيں ہے -

مسئلہ 215: مذکورہ حکم سے وہ مستثني: ہے کہ جو چلنے کي وجہ سے ٹوٹ جائے يا جانوروں کو چارہ ڈالنے کيلئے کاٹا جائے :

مسئلہ 216: حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہيں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے ليکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کاکاٹنا حرام ہے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ ايک گائے کفارے ميں دے -

18: اسلحہ اٹھانا:

مسئلہ 217: محرم کيلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہيں ہے -

مسئلہ 218: اگر اپني جان و مال يا کسي دوسرے کي جان کي حفاظت کيلئے اسلحہ اٹھانے کي ضرورت ہو تو يہ جائز ہے۔

19: خشکي کا شکار کرنا:

مسئلہ 219: احرام کي حالت ميں خشکي کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکي طرف سے تکليف پہنچانے کاخوف ہو اسي طرح پرندوں اور ٹڈي کا شکار کرنا بھي حرام ہے -

مسئلہ 220: محرم کيلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کيا ہو يا کسي اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو يا مُحِل -

مسئلہ 221: دريائي جانوروں کے شکار کرنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے جيسے مچھلي کا

شکار کرنے اور انکے کھانے میں بھي کوئي اشکال نہيں ہے۔

مسئلہ 222: پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے میں کوئي اشکال نہيں ہے جیسے بکري، مرغي و غیرہ ۔

مسئلہ 223: حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہيں ہے چاہے محرم ہو یا مُحِل۔

احرام کي حالت میں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زیادہ ہيں اور چونکہ موجودہ دور میں یہ پیش نہيں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہيں ۔

20: جماع:

مسئلہ 224: احرام کي حالت میں جماع اور بیوي سے ہر قسم کي لذت حاصل کرنا حرام ہے جیسے اسکے بدن کو چھونا ، اسکي طرف شہوت کے ساتھ دیکھنا اور اسے بوسہ دینا۔

مسئلہ 225: میاں بیوي میں سے ہر ایک کا دوسرے کي طرف دیکھنا اور اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو۔

مسئلہ 226: انسان کے محارم جسے باپ، ماں ، بھائي ، بہن اور چچا، پھوپھي و غیرہ احرام کي حالت میں بھي مَح

±رَم

± ہي رہتے ہيں۔

مسئلہ 227: بیوي کے ساتھ جماع کرنے کا کفارہ ایک اونٹ ہے اور بعض موارد میں اس سے حج باطل ہوجاتا ہے اور اسکي تفصیل فقہ کي مفصل کتابوں میں مذکور ہے۔

مسئلہ 228: دیگر لذات مینسے ہر ایک کیلئے ایک کفارہ ہے کہ جنکي تفصیل فقہي کتابوں میں مذکور ہے۔

21: عقد نکاح:

مسئلہ 229: احرام کي حالت میں اپنے لئے یا کسي اور کیلئے عقد کرنا حرام ہے حتي اگر وہ غیر ،مُحِل ہو اور ایسا عقد باطل ہے۔

مسئلہ 230: عقد کي حرمت اور اسکے باطل ہونے میں عقد دائم اورموقت کے درمیان کوئي فرق نہيں ہے ۔

22: استمناء

مسئلہ 231: احرام کي حالت میں استمناءکرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے: اور اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ایسا کام کرے کہ جس سے اسکي شہوت برانگیختہ ہوجائے یہاں تک کہ مني نکل آئے ۔

مسئلہ 232: اگر غفلت كي وجہ سے يا بھول کر احرام کے محرمات ميں سے کسي کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہيں ہے مگر شکار کيونکہ اس ميں ہر حال ميں کفارہ واجب ہے ۔

مسئلہ 233: عمرہ ميں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ مکرمہ ہے اور حج ميں مني ہے اور احوط يہ ہے کہ ديگر کفارات ميں بھي اسي ترتيب کے مطابق عمل کيا جائے ليکن اگر مکہ يا مني ميں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسي دوسري جگہ ذبح کردينا کافي ہے حتي کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر ميں .

مسئلہ 234: جس پر کفارہ واجب ہو اس کيلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہيں ہے ليکن حج کي واجب يا مستحب يا نذر کي قرباني سے کھانے ميں کوئي اشکال نہيں ہے .

مسئلہ 235: محرمات احرام کا کفارہ فقير کو دينا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ کي طرف جانا:

مسئلہ 236: ميقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقي اعمال کي انجام دہي کيلئے مکہ مکرمہ کي طرف جاتے ہيں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے ميں داخل ہونے کيلئے اسي طرح مکہ مکرمہ اور مسجدالحرام ميں داخل ہونے کيلئے بہت ساري دعائيں اور آداب وارد ہوئے ہيں ہم ان ميں سے بعض کو ذکر کرتے ہيں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرناچاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کي طرف رجوع کرے۔

حرم ميں داخل ہونے کي دعا:

مسئلہ 237:حرم ميں داخل ہوتے وقت يہ دعا مستحب ہے:

«اللّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ {وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجالاً وَعَلى كُلِّ ضامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ} اللّهُمَّ وَإِنّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِمَّنْ أَجابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَمِنْ فَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعاً لِنِدائِكَ وَمُسْتَجِيباً لَكَ مُطِيعاً لأَمْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ أَبْتَغِي بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ إِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَآمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ».

مسجد الحرام ميں داخل ہونے کے مستحبات:

مسئلہ 238: مسجدالحرام ميں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذيل اعمال مستحب ہيں .

1: مکلف کيلئے مستحب ہے کہ مسجدالحرام ميں داخل ہونے کيلئے غسل کرے۔

2: مستحب ہے کہ مسجدالحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو احادیث میں وارد ہوئي ہیں۔

طواف کے شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں:
اول: نیت:
دوم: حدث سے پاک ہونا:
سوم: خبث سے پاک ہونا:
چہارم: مردوں کیلئے ختنہ:
پنجم: شرمگاہ کو چھپانا:
ششم: موالات:
پہلي شرط نیت:
یعني عمرہ یا حج کے طواف کو قربةً الي اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس قصد کے بغیر :اگر چہ بعض چکروں میں :طواف کافي نہیں ہے۔
مسئلہ 239: نیت میں قربت اور اللہ تعالي: کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالي کے حکم کي اطاعت کرنے کیلئے لذا اگر ریاءکیلئے انجام دے تو نافرماني کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے۔
مسئلہ 240: نیت میں اس بات کي تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یاحج کا ،پھر آیا حجة الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابي کا یا نذر والے حج کا ، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھي قصد کرے۔
مسئلہ 241: نیت کو بولنا یا اسے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالي: اور اسکے حکم کي اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافي ہے اور طواف کي حالت میں ذکر ، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والي دعاؤں کو پڑھنے کي تسلسل کے ساتھ پابندي کرني چاہیے۔

دوسري شرط: حدث اکبر اور اصغر سے پاک ہونا:
مسئلہ 242: واجب طواف کي حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھي واجب ہے۔
وضاحت : واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسي لئے مستحب حج و عمرہ میں بھي طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے ۔
مسئلہ 243: اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اگر چہ وہ جاہل ہو یا اس نے بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس پر طواف اور اسکي نماز کا تدارک

كرنا واجب ہے حتي كہ اگر طہارت كے نہ ہونے كي طرف التفات عمره يا حج كے اعمال سے فارغ ہونے كے بعد ہو .

مسئلہ 244: مستحب طواف ميں وضو شرط نہيں ہے ليكن احوط كي بناپر جنابت، حيض يا نفاس كي حالت ميں طواف حكم وضعي كے اعتبار سے صحيح نہيں ہے اور اسكے ساتھ ساتھ حكم تكليفي كے اعتبار سے جنب، حيض يا نفاس كي حالت ميں مسجدالحرام ميں داخل ہونا حرام ہے .

وضاحت: طوافِ مستحب وه طواف ہوتا ہے كہ جو عمره اور حج كے اعمال سے مستقل اور عليحده ہوتا ہے چاہے اپني طرف سے طواف كرے يا كسي كي نيابت ميں : اور يہ كام ان كامونميں سے ايک ہے جو مكہ ميں مستحب ہيں پس انسان كيلئے جس قدر طواف كرنا ممكن ہو اچھا ہے اور اجر و ثواب كا موجب ہے .

مسئلہ 245: اگر محرم اپنے طواف كے دوران ميں حدث اصغر ميں مبتلا ہوجائے تو اسكي چند صورتيں ہيں .

1: يہ كہ حدث چوتھے چكر كے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہو (يعني خانہ كعبہ كے تيسرے ركن كے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف كو منقطع كردے اور طہارت كے بعد طواف كااعاده كرے

2: يہ كہ حدث چوتھے چكر كے نصف كے بعد ليكن اسے مكمل كرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف كو منقطع كرے اور طہارت كے بعد طواف كو وہيں سے جاري ركھے البتہ اگر اس سے موالاتِ عرفي ميں خلل وارد نہ ہوتا ہو ورنہ تمام و اتمام كے قصد كے ساتھ اس كااعاده كرے (يعني اس نيت كے ساتھ سات چكر لگائے كہ اگر پچھلے چكر صحيح ہيں تو اس كے باقي چكر كي كمي ان ميں سے پوري ہوجائے گي اور اگر وه باطل ہيں تو يہ سات چكر ايک نيا طواف ہے) اور اس كيلئے يہ بھي جائز ہے كہ اسے بالكل كالعدم كر كے نئے سرے سے طواف كرے۔

3: يہ كہ حدث چوتھا چكر مكمل كرنے كے بعد عارض ہو تو طواف كو منقطع كر كے طہارت كرے اور پھر وہيں سے طواف كو جاري ركھے ليكن اگر اس سے موالات عرفيہ كو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط يہ ہے كہ اسے مكمل كرے اور پھر اس كا اعاده بھي كرے اور اس كيلئے جائز ہے كہ اس طواف كو بالكل ختم كر كے نئے سرے سے طواف بجالائے جيسے كہ اس كيلئے جائز ہے كہ تمام و اتمام كے قصد كے ساتھ سات چكر بجالائے۔

مسئلہ 246: اگر طواف كے دوران ميں حدث اكبر عارض ہوجائے تو اس پر واجب ہے كہ فوراً مسجد الحرام سے نكل جائے پھر اگر يہ چوتھے چكر كے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل كے بعد اس كا اعاده كرنا واجب ہے اور اگر نصف تک پہنچنے كے بعد اور چوتھا چكر مكمل كرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفيہ ميں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہيں سے طواف كو جاري ركھے ورنہ احوط يہ ہے كہ اسے مكمل كرے اور پھر اعاده بھي

کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام واتمام کے قصدکے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھي جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کرکے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عا رض ہو تو اس کا حکم وہي ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھي ابھي گزرا ہے ۔

مسئلہ 247: جو شخص وضو یا غسل کے ترک کرنے میں معذور ہو اس پر ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 248: اگر کسي عذر کي وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو تو اگر اسے آخري وقت تک اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخري وقت تک شفا یاب ہوجائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تک صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کي امید ہو تو بھي احوط وجوبي ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے یا اپنے عذرکے مرتفع ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے ۔

مسئلہ 249: جس شخص کا فریضہ تیمم یا جبیرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمي کي وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکي نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نائب بنائے ۔

مسئلہ 250: اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کر سکتي ہو تا کہ غسل کر کے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے لیکن سعي اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اور یہي حکم ہے کہ ا گر حیض کي حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کي حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاک ہونے کا انتظار نہ کرسکتي ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ کا طواف اور اسکي نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزرچکا ہے۔

مسئلہ 251: عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں حدث سے پاک ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقي اعمال میں حدث سے طہارت شرط نہیں ہے اگر چہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با طہارت ہو۔

مسئلہ 252: اگر طہارت میں شک ہو تو اسکي ذمہ داري درج ذیل ہے۔

1: اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شک ہو تو وضو کرے۔

2: اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شک کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے۔

3: اگر با وضو ہو اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو واجب نہیں ہے ۔

4: اگر با طہارت ہو اور شک کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شک کرے کہ اسے حیض آیا

ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے ۔
5: اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شک کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے۔
6: اگر طہارت کي حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناءمیں حدث کے طاري ہونے اور نہ ہونے میں شک کرے جیسے کہ شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شک کي پروا نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔
7: اگر طواف کے اثناءمیں شک کرے کہ اس نے وضو کي حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکي سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنارکھے اور اپنے شک کي پر وا نہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکي سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھي شک کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یانہیں تو اس پرواجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔
8: اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثنا میں شک کرے کہ غسل کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے۔
تیسري شرط: بدن اور لباس کا خبث سے پاک ہونا:
مسئلہ 253: واجب ہے کہ طوا ف کي حالت میں بدن اور لباس خون سے پاک ہوں اور احوط وجوبي یہ ہے کہ یہ دونوں باقي نجاسات سے بھي پاک ہوں ہاں جوراب، رومال اور انگوٹھي کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔
مسئلہ 254: درہم سے کم خون اور اسي طرح پھوڑے پھنسي کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسي طرح طواف کو بھي باطل نہیں کرتا۔
مسئلہ 255: اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تک کہ اسے نجاست سے پاک کرلے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جبتک اس کا وقت تنگ نہ ہوجائے ۔
مسئلہ 256: اگر بدن یا لباس کي طہارت میں شک کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شک کرے کہ اس نے اسے پاک کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے ۔
مسئلہ 257: اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کي نجاست کي طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے ۔
مسئلہ 258: اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہوجائے جیسے کہ لوگوں کي بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمي ہوجائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاک بھي نہ کرسکتا ہو تو اس پرواجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاري رکھے اور یہ

صحیح ہے ۔

مسئلہ 259: اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھي یا طواف کے دوران مینعارض ہوئي ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھي لاگو ہوگا۔

مسئلہ 260: اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کي نجاست کي طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھي تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے۔

مسئلہ 261: اگر اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے :۔

مسئہ 262: اگر اپنے بدن یا لباس کي نجاست کو بھول کر اسي حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے۔ اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھي نئے سرے سے اعادہ کرے۔

چوتھي شرط: ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کي صحت میں شرط ہے نہ عورت کے :پس ختنہ نہ کئے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ ۔

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا:

مسئلہ 263: احوط وجوبي کي بناپر طواف کي صحت میں شرمگاہ کو چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ 264: اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگر چہ اس نے حرام کام کیا ہے ۔

چھٹي شرط: طواف کي حالت میں لباس کاغصبي نہ ہو نا:

مسئلہ 265: طواف کي صحت میں شرط ہے کہ لباس غصبي نہ ہو پس اگر غصبي لباس میں طواف بجالائے تو احوط وجوبي کي بناپر اس کا طواف باطل ہے۔

ساتویں شرط: موالات :

مسئلہ 266: احوط وجوبي کي بناپر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعني طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایک طواف بر قرار نہ رہے : اور وہ صورت اس مستثنے: ہے کہ جب نصف طواف یعني ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے:

مسئلہ 267: جو شخص نماز فریضہ کي خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے توجہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس

سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیںہے اگر چہ ہر حالت میںاحتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادي: ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع ۔

مسئلہ 268: مستحب بلکہ واجب طواف کو بھي منقطع کرنا جائز ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات ِعرفیہ فوت ہوجائے ۔

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں:

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعني اسکے بالمقابل جگہ سے شروع کرے ، یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ حجر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفاً ابتدا صدق کرنا کافي ہے اسي لئے حجر اسود کے کسي بھي نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسي جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے .

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا :

مسئلہ 269: واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافي ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئي مانع نہیں ہے تا کہ یقین ہوجائے کہ اس نے اسي نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیاتھا پس زائد کو احتیاط کي نیت سے بجالائے.

مسئلہ 270: واجب ہے کہ طواف اسي طرح کرے جیسے سب مسلمان کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسي پر ختم کردے: وسوسہ کرنے والوں کي دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہر نا واجب نہیں ہے.

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجي کي بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کي سمت کو معین کرنا ہے .

مسئلہ 271: خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدقِ عرفي ہے نہ دقت عقلي پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑاسا مڑنا طواف کي صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کند ھے کو موڑنے کي ضرورت نہیں ہے .

مسئلہ 272: اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکي طرف رخ موڑلے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کي طرف کردے یا کعبہ کو اسکي دائیں جانب کردے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے .

چهارم: حجر اسماعيل عليہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا :

مسئلہ 273: اگر اپنا طواف حجر اسماعيل عليہ السلام کے اندر سے يا اسکي ديوار کے اوپر سے بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسي چکر ميں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہي چکر باطل ہوگا .

مسئلہ 274: اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ايسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کر نے والاحکم ہے اور ان دونوں کا بيان آجائيگا .

پنجم : طواف کے دوران ميں خانہ کعبہ اور اسکي ديوار کي نچلي جانب کي بنياد جسے "شاذروان" کہاجاتاہے،سے باہر رہنا.

مسئلہ 275: حجر اسماعيل عليہ السلام کي ديوار پر ہاتھ رکھنے ميں کوئي حرج نہيں ہے جيسے کہ کعبہ کي ديوار پر ہاتھ رکھنا بھي ايسا ہي ہے .

ششم: مشہور قول کے مطابق شر ط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہيم عليہ السلام کے درميان ہو اور ديگر جوانب سے ان دو کے درميان کے فاصلے کي حدود ميں ہو ليکن اقوي: يہ ہے کہ يہ شرط نہيں ہے پس اسے مسجدالحرام ميں اس مقدار سے پيچھے انجام دينا جائز ہے بالخصوص جب شديد بھيڑ مانع ہوہاں اولي: يہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف کے اندر ہو .

مسئلہ 276: بعيد نہيںہے کہ زمين اور کعبہ کي چھت کے بالمقابل والي فضا ميں طواف کافي ہو ليکن يہ احتياط کے خلاف ہے .

اگر صرف اوپر والي چھت(دوسري منزل) ميں طواف کرنے پر قادر ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ خود "اوپر والي منزل" پر طواف بجالائے اور کسي کونائب بنادے جو اسکي طرف سے مسجدالحرام کے صحن ميں طواف بجالائے.

ہفتم: طواف کے سات چکر ہيں:

طواف کے ترک کرنے، اس ميں کمي کرنے يا اس ميں شک کرنے کے بارے ميں چند مسائل:

مسئلہ 277: طواف ايک رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تک جان بوجھ کر ترک کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس ميں فرق نہيں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو يا نہ :

مسئلہ 278: مکہ ميں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہيں ہے بلکہ اس وقت تک مؤخر کرسکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختياري وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات ميں اختياري وقوف نوذي الحج کي ظہر سے ليکر غروب تک ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کيلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دينے کے بعد مذکورہ وقوف کو درک کرنا

ممکن ہو .

مسئلہ 279: اگر اپنے طواف کو باطل کردے , جیسے کہ گذشتہ حالت میں یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کریں گے, تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کردے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے .

مسئلہ 280: اگر بھول کر طواف کو ترک کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعي کا اعادہ کرے.

مسئلہ 281: اگر بھول کر طواف کوترک کردے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کي قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیک ورنہ نائب بنائے اور طواف اور نماز طواف کي قضا کے بعد اس پر سعي کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے.

مسئلہ 282: طواف کو ترک کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکي حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترک کرے یا بھول کر جبتک خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجانہ لائے اور اسي طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کردے.

مسئلہ 283: جو شخص بیماري یا شکستگي و غیرہ کي وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو حتي کہ کسي اور کي مدد سے بھي توواجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے .

مسئلہ 284: اگر طواف اور انصراف یعني مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یازیادہ ہونے میں شک کرے تو اپنے شک کي پروا نہ کرے اور صحت پر بنا رکھے .

نماز طواف

یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا و اجب ہے.

مسئلہ 285: طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جہر و اخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت میناسي طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کي نیت میں گزر چکا ہے اور اسي طرح قربت اور اخلاص.

مسئلہ 286: واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے .

مسئلہ 287: نماز طواف ، نماز صبح کي طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے :اور مستحب ہے کہ پہلي رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسري رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے.

مسئلہ 288: واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور اسکے قریب ہو

البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجدالحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگر چہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام كي كسي بھي جگہ میں نماز بجالانا كافي ہو .

مسئلہ 289: اگر جان بوجھ کر نمازطواف کو ترک کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترک کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اور نماز کو اسکي جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہوتو مسجد الحرام کي طرف پلٹے اور نماز کو اسکي جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے.

مسئلہ 290: سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہي ہے جو بھولنے والے کا ہے .

مسئلہ 291: اگر سعي کے اثناءمیں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں پڑھي تو سعي کو منقطع کر کے نماز کي جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعي کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاري رکھے .

مسئلہ 292: اگر مرد کي نماز طواف عورت کي نماز کے بالمقابل ہوتو اگر مرد عورت سے تھوڑي سي مقدار بھي آگے ہو تو ان دونوں کي نماز کي صحت میں کوئي اشکال نہیں ہے اور اسي طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایک بالشت کا .

مسئلہ 293: نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے .

مسئلہ 294: ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو سیکھے تا کہ اپني ذمہ داري کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے.

چوتھي فصل: سعي

یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے .

مسئلہ 295: طواف کي دورکعتونکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعي واجب ہے سعي سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مروہ پر ختم کردے پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسي طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کردے اور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے .

مسئلہ 296: سعي مینیت شرط ہے اور نیت میں قربت ، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کي نیت میں گزرچکا ہے :

مسئلہ 297: سعي میں حدث اور خبث سے پاک ہونا شرط نہیں ہے.

مسئلہ 298: سعي کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہیںہے.

مسئلہ 299: سعي کو اپنے اختيار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد والے دن تک مؤخر کرنا جائز نہيں ہے البتہ رات تک مؤخر کرنے سے کوئي مانع نہينہے .

مسئلہ 300: ہر چکر ميں صفا اور مروه کے درميان پوري مسافت طے کرناواجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہيں ہے :

مسئلہ 301: سعي کے دوران مروه کي طرف جاتے ہوئے مروه کي طرف رخ کرنا واجب ہے اور اسي طرح صفا کي طرف رخ کرنا پس اگر سعي کے دوران پشت کرے يعني الٹا چلے تو اسکي سعي صحيح نہيں ہے ہاں اپنے چہرے کو دائيں ، بائيں يا پيچھے کي طرف موڑنا مضر نہيں ہے .

مسئلہ 302: واجب ہے کہ سعي عام راستے ميں ہو .

مسئلہ 303: اوپر والي منزل ميں سعي کرنا صحيح نہيں ہے جبتک يہ محرز نہ ہوجائے کہ يہ دو پہاڑوں کے درميان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والي منزل ميں سعي کرنے پر قادر ہو تو يہ کافي نہيں ہے بلکہ ضروري ہے کہ کسي کو نائب بنائے جو اسکي طرف سے پہلي منزل پر سعي بجالائے .

مسئلہ 304: سعي کے دوران استراحت کي خاطر صفا و مروه کے اوپر يا ان کے درميان بيٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ يہ بغير عذر کے بھي جائز ہے .

مسئلہ 305: قدرت رکھنے کي صورت ميں واجب ہے کہ خود سعي بجالائے اور پيدل چلتے ہوئے اور سوار ہوکر سعي کرنا بھي جائز ہے اور پيدل چلنا افضل ہے : پس اگر خود سعي کرنا ممکن نہ ہو تو کسي سے مدد لے جو اسے سعي کرائے يا اسے اٹھا کرسعي کرائي جائے اور اگر يہ بھي ممکن نہ ہو تو نائب بنائے .

سعي کے ترک کرنے اور اس ميں کمي بيشي کرنے کے بارے ميں چند مسائل :

مسئلہ 306: سعي طواف کي طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر يا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہي ہے جو طواف کوترک کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزرچکا ہے .

مسئلہ 307: جو شخص بھول کر سعي کو ترک کر کے اپنے عمره سے مُحِل ہوجائے اوراپني بيوي کے ساتھ جماع کرلے تو احوط وجوبي کي بناپر سعي کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ايک گائے کا کفاره دينا بھي واجب ہے .

مسئلہ 308: اگر بھول کر سعي ميں ايک يا زياده چکر کا اضافہ کردے تو اسکي سعي صحيح ہے اور اس پر کوئي شے نہيں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کي طرح ہے .

مسئلہ 309: جو شخص سعي کي نيت سے اپني سعي ميں سات چکروں کا اضافہ کردے: اس طرح کہ وه سمجھتا تھا آنا جانا ايک چکر ہے : تو اس پر اعاده واجب نہيں ہے اور اسکي سعي صحيح ہے اور يہي حکم ہے اگر سعي کے دوران اسکي طرف متوجہ ہوجائے تو جہاں سے ياد آئے زائد کو منقطع کردے .

مسئلہ 310: جو شخص بھول کر سعي ميں کمي کردے تو اس پر واجب ہے کہ جب يادآئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد ياد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعي کو مکمل کرنے کيلئے دوبارہ وہاں جائے مگر يہ کہ اس کام ميں اس کيلئے مشقت اور حرج ہو تو کسي دوسرے کو نائب بنائے .

پانچويں فصل: تقصير

يہ عمرہ کے واجبات ميں سے پانچواں ہے .

مسئلہ 311: سعي کو مکمل کرنے کے بعد تقصير واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھي يا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا يا ہاتھ يا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا.

مسئلہ 312: تقصير ايک عبادت ہے کہ جس ميں انہيں شرائط کے ساتھ نيت واجب ہے جو احرام کي نيت ميں ذکر ہوچکي ہيں:

مسئلہ 313: عمرہ تمتع سے مُحِل ہونے کيلئے سر کا منڈانا تقصير سے کافي نہيںہے بلکہ اس سے محل ہونے کيلئے تقصير ہي ضروري ہے پس اگر تقصير سے پہلے سرمنڈا لے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ايسا کيا ہو تو نہ فقط يہ کافي نہيں ہے بلکہ سرمنڈانے کي وجہ سے اس پر ايک بکري کا کفارہ دينا بھي واجب ہے ليکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کيلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصير کے درميان اسے اختيار ہے .

مسئلہ 314: عمرہ تمتع کے احرام سے مُحِل ہونے کيلئے بالوں کو نوچنا تقصير سے کافي نہيں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کيلئے تقصير ہي ضروري ہے جيسے کے گزرچکا ہے پس اگر تقصير کي بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط يہ کافي نہيں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھي ہوگا.

مسئلہ 315: اگر حکم سے لاعلمي کي وجہ سے تقصير کي بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالايا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج بجالائے اور يہي حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمي کي وجہ سے تقصير کے بدلے اپنے بال مونڈ دے اور حج بجالائے .

مسئلہ 316: سعي کے بعد تقصير کي انجام دہي ميں جلدي کرنا واجب نہيں ہے .

مسئلہ 317: اگر جان بوجھ کر يا لاعلمي کي وجہ سے تقصير کو ترک کر کے حج کا احرام باندھ لے تو اقوي: يہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہوجائيگا اور احوط وجوبي يہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اور حج کا اعادہ کرے .

مسئلہ 318: اگر بھول کر تقصير کو ترک کردے اور حج کيلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحيح ہے اور اس پر کوئي شے نہيں ہے اگر چہ اسکے لئے ايک بکري کا

کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترک نہ کرنا ہے .
مسئلہ 319: عمرہ تمتع کي تقصير کے بعد اس کيلئے وہ سب حلال ہوجائيگا جو حرام تھا حتي کہ عورتيں بھي .

مسئلہ 320: عمرہ تمتع ميں طواف النساءواجب نہيں ہے اگر چہ احوط يہ ہے کہ رجاءکي نيت سے طواف النساءاور اسکي نماز کو بجالائے ليکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کيلئے احرام باندھا ہو تو اس کيلئے عورتيں حلال نہيں ہوں گي مگر تقصير يا حلق کے بعد طواف النساءاور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طريقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہيں ہيں کہ جو گزرچکا ہے :

مسئلہ 321: ظاہر کي بناپر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کيلئے الگ طور پر طواف النساءواجب ہے مثلا اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے يا ايک حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگر چہ اس کيلئے عورتوں کے حلال ہونے ميں ايک طواف النساءکا کافي ہونا بعيد نہيں ہے مگر ان ميں سے ہر ايک کيلئے الگ طواف النساءواجب ہے .

پہلي فصل: احرام

يہ حج کے واجبات ميں سے پہلا واجب ہے: شرائط ، کيفيت ، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہيںہے مگر نيت ميں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دينے کي نيت کريگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کي نيت ميں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کي نيت ميں بھي معتبر ہے اور يہ احرام نيت اور تلبيہ کے ساتھ منعقد ہوجاتا ہے پس جب حج کي نيت کرے اور تلبيہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہوجائيگا : ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہيں مندرجہ ذيل مسائل کے ضمن ميں بيان کرتے ہيں .

مسئلہ 322: حج تمتع کے احرام کا ميقات مکہ معظمہ ہے اور افضل يہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافي ہے حتي کہ وہ حصہ جو نيا بنايا گيا ہے : ليکن احوط يہ ہے کہ قديمي مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شک کرے کہ يہ مکہ کا حصہ ہے يا نہيں تو اس سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے .

مسئلہ 323: واجب ہے کہ نوذي الحج کو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح کہ عرفات ميں وقوف اختياري کو پاسکے اور اسکے اوقات ميں سے افضل ترويہ کے دن(آٹھ ذي الحج) زوال کا وقت ہے : اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بيمار کيلئے جب انہيں بھيڑ کي شدت کا خوف ہو : نيز گزرچکا ہے کہ جو شخص عمرہ بجالانے کے بعد کسي ضرورت کي وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہے تو اس کيلئے احرام حج کو مقدم کرنا جائز ہے .

مسئلہ 324: جو شخص احرام کو بھول کر عرفات کي طرف چلاجائے تو اس پر واجب ہے کہ

مکہ معظمہ كي طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت كي تنگي يا كسي اور عذر كي وجہ سے يہ نہ كرسكتا ہو تو اپني جگہ سے ہي احرام باندھ لے اور اس كا حج صحيح ہے اور ظاہر يہ ہے كہ جاہل بھي بھولنے والے كے ساتھ ملحق ہے .

مسئلہ 325: جو شخص احرام كو بھول جائے يہاں تک كہ حج كے اعمال مكمل كرلے تو اس كا حج صحيح ہے : اور حكم سے جاہل بھي بھولنے والے كے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبابي يہ ہے كہ لاعلمي اور بھولنے كي صورت ميں آئندہ سال حج كا اعادہ كرے .

مسئلہ 326: جو شخص جان بوجھ كر احرام كو ترک كردے يہاں تک كہ وقوفبالعرفات اور وقوف بالمشعر كي فرصت ختم ہوجائے تو اس كا حج باطل ہے .

مسئلہ 327: جس شخص كيلئے اعمال مكہ كو وقوفين پر مقدم كرنا جائز ہو اس پر واجب ہے كہ انہيں احرام كي حالت ميں بجالائے پس اگر انہيں بغير احرام كے بجالائے تو احرام كے ساتھ ان كا اعادہ كرنا ہوگا.

دوسري فصل: عرفات ميں وقوف كرنا

يہ حج كے واجبات ميں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ايک مشہور پہاڑ ہے كہ جسكي حد عرنہ ، ثويہ اور نمرہ كے وسطسے ليكر ذي المجاز تک اور مازم سے وقوف كي جگہ كے آخر تک اور خود يہ حدود اس سے خارج ہيں:

مسئلہ 328: وقوف بالعرفات عبادت ہے كہ جس ميں انہيں شرائط كے ساتھ نيت واجب ہے كہ جو احرام كي نيت ميں گزرچكي ہيں:

مسئلہ 329: وقوف سے مراد اس جگہ ميں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو يا پيدل يا ٹھہرا ہوا:

مسئلہ 330: احوط يہ ہے كہ نوذي الحج كے زوال سے غروب شرعي (نماز مغرب كا وقت) تک ٹھہرے اور بعيد نہيں ہے كہ اسے زوال كے اول سے اتني مقدار مؤخر كرنا جائز ہو كہ جس ميں نماز ظہر ين كو انكے مقدمات سميت اكٹھا ادا كيا جاسكے:

مسئلہ 331: مذكورہ وقوف واجب ہے ليكن اس مينسے ركن صرف وہ ہے جس پر وقوف كا نام صدق كرے اور يہ ايک ياد و منٹ كے ساتھ بھي ہوجاتا ہے اگر اس مقدار كو بھي اپنے اختيار كے ساتھ ترک كردے تو حج باطل ہے اور اگر اتني مقدار وقوف كرے اور باقي كو ترک كردے يا وقوف كو عصر تک مؤخر كردے تو اس كا حج صحيح ہے اگرچہ جان بوجھ ايسا كرنے كي صورت ميں گناہ گار ہے .

مسئلہ 332: غروب سے پہلے عرفات سے كوچ كرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ كر كوچ كرے اور عرفات كي حدود سے باہر نكل جائے اور پلٹے بھي نہ تو گناہ گار ہے اورايک اونٹ كا كفارہ دينا واجب ہے ليكن اس كا حج صحيح ہے اور اگر اونٹ كا كفارہ دينے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے ركھے اور احوط يہ ہے كہ اونٹ كو عيد والے دن مني ميں ذبح كرے اگر چہ اسے

مني ميں ذبح کرنے کا معين نہ ہونا بعيد نہيں ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات ميں پلٹ آئے تو کفارہ نہيں ہے .

مسئلہ 333: اگر بھول کر يا حکم سے لاعلمي کي وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گارہے ليکن اس پر کفارہ نہيں ہے ليکن اگر وقت گزرجانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئي شے نہيں ہے .

تيسري فصل: مشعرالحرام (مزدلفہ) ميں وقوف کرنا

يہ حج کے واجبات ميں سے تيسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کي طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ ميں ٹھہرنا ہے.

مسئلہ 334: وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس ميں انہيں شرائط کے ساتھ نيت معتبر ہے جو احرام کي نيت ميں ذکر ہوچکي ہيں.

مسئلہ 335: واجب وقوف کا وقت دس ذي الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اوراحوط يہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کي نيت کے ساتھ وہاں وقوف کرے .

مسئلہ 336: مشعر ميں طلوع فجر سے ليکر طلوع آفتاب تک باقي رہنا واجب ہے ليکن رکن اتني مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگر چہ يہ ايک يا دو منٹ ہو :اگر اتني مقدار وقوف کرے اور باقي کو جان بوجھ کر ترک کردے تو اس کا حج صحيح ہے اگر چہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے ليکن اگر اپنے اختيار کے ساتھ اتني مقدار وقوف کو بھي ترک کردے تو اس کا حج باطل ہے .

مسئلہ 337: عورتوں ، بچوں، بوڑھوں ،کمزوروں اور صاحبان عذر: جيسے خوف يا بيماري: کيلئے اتني مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عيد کي رات مشعر سے مني: کي طرف کوچ کرنا جائز ہے اسي طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہيں اور انکي احوال پرسي کرتے ہيں جيسے خدام اور تيمار داري کرنے والے .
تنبيہ : وقوفين ميں سے ايک يادونوں کو درک کرنے کے اعتبار سے اور اختياراً يا اضطراراً جان بوجھ کر، لاعلمي سے يا بھول کر فرداً يا ترکيباً بہت ساري تقسيمات ہيں کہ جو مفصل کتابوں ميں مذکور ہيں.

چوتھي فصل: کنکرياں مارنا

يہ حج کے واجبات ميں سے چوتھا اور مني کے اعمال ميں سے پہلا ہے : دس ذي الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کوکنکرياں مارناواجب ہے .

کنکرياں مارنے (رمي) کي شرائط

کنکرياں مارنے (رمي) ميں چند چيزيں شرط ہيں:

اول: نيت اپني تمام شرائط کے ساتھ جيسے کہ احرام کي نيت ميں گزرچکا ہے.

دوم: يہ کہ رمي اسکے ساتھ ہو جسے کنکرياں کہا جائے پس نہ اتنے چھوٹے کے ساتھ صحيح ہے کہ وہ ريت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو .

سوم : يہ کہ رمي عيدوالے دن طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے درميان ہو البتہ جس کيلئے يہ ممکن ہو .

چہارم: يہ کہ کنکرياں جمرے کو لگيں پس اگر نہ لگے يا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو يہ شمار نہيں ہوگي اور اسکے بدلے دوسري کنکري مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغير صرف اس دائرے تک پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافي نہيں ہے.

پنجم: يہ کہ رمي سات کنکريوں کے ساتھ ہو .

ششم: يہ کہ پے در پے کنکرياں مارے پس اگر ايک ہي دفعہ مارے تو صرف ايک شمار ہوگي چاہے سب جمرے کو لگ جائيں يا نہ .

مسئلہ 338: جمرے کو رمي کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سيمنٹ سميت: اسي طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمي کرنا بھي جائز ہے البتہ اگر عرف ميں اسے جمرہ کا حصہ شمار کيا جائے.

مسئلہ 339: اگر متعارف قديمي جمرہ کے آگے اور پيچھے سے کئي ميٹر کا اضافہ کر ديں تو اگر بغير مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمي کرنا ممکن ہو تو يہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کي جس جگہ کو چاہے رمي کرے اور يہي کافي ہے .

مسئلہ 340: ظاہر يہ ہے کہ اوپر والي منزل سے رمي کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمي کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے.

کنکريوں کے شرائط:

کنکريوں ميں چند چيزيں شرط ہيں.

اول: يہ کہ وہ حرم کي ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافي نہيں ہيں.

دوم: يہ کہ وہ نئي ہوں کہ جنہيں پہلے صحيح طور پر نہ ماراگيا ہو اگرچہ گذشتہ سالوں ميں .

سوم: يہ کہ مباح ہوں پس غصبي کنکريوں کا مارنا جائز نہيں ہے اور نہ ان کنکريوں کا مارنا جنہيں کسي دوسرے نے جمع کيا ہو اسکي اجازت کے بغير ہاں کنکريوں کا پاک ہونا شرط نہيں ہے .

مسئلہ 341: عورتيں اور کمزور لوگ : کہ جنہيں مشعر الحرام ميں صرف وقوف کا مسمي: انجا م دينے کے بعد مني کي طرف جانے کي اجازت ہے اگر وہ دن کو رمي کرنے سے معذور ہوں تو ان کيلئے رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کيلئے ہر صورت ميں رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے البتہ اگروہ اپنے حج کيلئے رمي کر رہي ہوں يا ان کا حج نيابتي ہو

ليکن اگر عورت صرف رمي کيلئے کسي کي طرف سے نائب بني ہو تو رات کے وقت رمي کرنا صحيح نہيں ہے اگر چہ دن ميں رمي کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کيلئے ضروري ہے کہ وہ ايسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمي کر سکے اگر اسے ايسا شخص مل جائے :اور ان لوگوں کي ہمراہي کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کيلئے رات کے وقت رمي کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب ہے کے دن وقت رمي کرے .

مسئلہ 342: جو شخص عيد والے دن رمي کرنے سے معذور ہے اس کيلئے شب عيد يا عيد کے بعد والي رات ميں رمي کرنا جائز ہے اور اسي طرح جو شخص گيارہويں يا بارہويں کے دن رمي کرنے سے معذور ہے اسکے لئے اسکي رات يا اسکے بعد والي رات رمي کرنا جائز ہے.

پانچويں فصل: قرباني کرنا

يہ حج کے واجبات ميں سے پانچواں اورمني کے اعمال ميں سے دوسرا عمل ہے .

مسئلہ 343: حج تمتع کرنے والے پر قرباني کرنا واجب ہے اور قرباني تين جانوروں ميں سے ايک ہوگي اونٹ ، گائے اور بھيڑ بکري اور ان جانوروں ميں مذکر اور مونث کے درميان فرق نہيں ہے اور اونٹ افضل ہے اورمذکورہ جانوروں کے علاوہ ديگر حيوانات کافي نہيں ہيں.

مسئلہ 344: قرباني ايک عبادت ہے کہ جس ميں ان تمام شرائط کے ساتھ نيت شر ط ہے کہ جو احرام کي نيت ميں گزر چکي ہيں:

مسئلہ 345: قرباني ميں چند چيزيں شرط ہيں.

اول: سن: اونٹ ميں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال ميں داخل ہو اور گائے ميں معتبر ہے کہ وہ تيسرے سال ميں داخل ہو احوط وجوبي کي بناپر: اور بکري گائے کي طرح ہے ليکن بھيڑ ميں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال ميں داخل ہو احوط وجوبي کي بناپر :مذکورہ حد بندي چھوٹا ہونے کي جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافي نہيں ہے ليکن بڑا ہونے کي جہت سے تو مذکورہ حيوانات مينسے بڑي عمر والا بھي کافي ہے .

دوم: صحيح و سالم ہونا.

سوم: يہ کہ بہت دبلا نہ ہو .

چہارم: يہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافي نہيں ہے جيسے خصي اور يہ وہ ہے کہ جسکے بيضے نکال دئيے جائيں ہاں جسکے بيضے کوٹ ديئے جائيں وہ کافي ہے مگر يہ کہ خصي کي حد کو پہنچ جائے : اور دم کٹا ، کانا ، لنگڑا ، کان کٹا اور جس کا اندر کا سينگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافي نہينہے : اسي طرح اگر پيدائشي طور پر ايسا ہو تو بھي کافي نہينہے پس دہ حيوان کافي نہيں ہے کہ جس ميں ايسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں مينعام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس ميں نقص شمار کيا جائے .

ہاں جس کا باہر کا سينگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافي ہے (باہر کا سينگ اندر والے سينگ کے غلاف

کے طور پر ہوتا ہے) اور جسکا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئي حرج نہیںہے .

مسئلہ 346: اگر ایک جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کي صورت میں دوسري قرباني کو ذبح کرنا واجب ہے .

مسئلہ 347: احوط یہ ہے کہ قرباني جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مؤخر ہو .

مسئلہ 348: احوط وجوبي یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قرباني کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر ، بھول کر یا لاعلمي کي وجہ سے کسي عذر کي خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط وجوبي یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذي الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کي بناپر.

مسئلہ 349: ذبح کرنے کي جگہ مني: ہے پس اگر مني میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کي گئي ہے اس میں ذبح کرنا کافي ہے .

مسئلہ 350: احوط وجوبي یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کي نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کي شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے .

مسئلہ 351: شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکي طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئي اور شخص اسکي طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافي نہیں ہے .

مسئلہ 352: ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایک ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے .
لیکن اگر شک ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافي نہیں ہے .

چھٹي فصل: تقصیر یا حلق

یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور مني کے اعمال میں سے تیسرا ہے .

مسئلہ 353: ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کي تقصیر کرنا واجب ہے عورت کیلئے تقصیر ہي ضروري ہے پس اس کیلئے حلق کافي نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھي کاٹے اورناخن بھي لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروري نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے .

مسئلہ 354: حلق اور تقصیر میں سے ہر ایک عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاءسے خالص نیت اور اللہ تعالي: کي اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہوں گي جو ان کے ساتھ حلال ہوتي ہیں .

مسئلہ 355: اگر تقصير يا حلق کيلئے کسي دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نيت خود کرے .

مسئلہ 356: احوط وجوبي يہ ہے کہ حلق عيد کے دن ہو اور اگر اسے روز عيد انجام نہ دے تو اسے گيا رہويں کي رات يا اسکے بعد انجام دے اور يہ کافي ہے .

مسئلہ 357: جو شخص کسي وجہ سے قرباني کو روز عيد سے مؤخر کردے اس پر حلق يا تقصير کومؤخر کرنا واجب نہيں ہے بلکہ بعيد نہيں ہے کہ انہينعيدوالے دن ہي انجام دينا واجب ہو پس اس ميناحتياط کو ترک نہ کيا جائے ليکن اس صورت ميں طواف حج و غيرہ مکہ کے پانچ اعمال کو قرباني سے پہلے انجام دينا محل اشکال ہے .

مسئلہ 358: واجب ہے کہ حلق يا تقصير مني: ميں ہو پس اختياري صورت مينغير مني: مينجائز نہيں ہے .

مسئلہ 359: اگر جان بوجھ کر يا بھول کر يا لاعلمي کي وجہ سے مني: سے باہر حلق يا تقصير کرے اور باقي اعمال کو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے کہ حلق ياتقصير کيلئے مني: کي طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کا اعادہ کرے اور يہي حکم ہے اگر تقصير يا حلق کو ترک کر کے مني: سے نکل جائے .

مسئلہ 360: اگر عيد والے دن قرباني کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ عيد والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمي کرے پھر قرباني کرے اور اسکے بعد حلق يا تقصير کرے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتيب پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہے ليکن ظاہر يہ ہے کہ اس پر بالترتيب اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہيں ہے اگرچہ تو ان رکھنے کي صورت ميں اعادہ کرنا احتياط کے موافق ہے اور لاعلمي اور بھولنے کي صورت ميں بھي يہي حکم ہے اور اگر عيد والے دن مني: ميں قرباني نہ کرسکتا ہوتو اگر اسي دن اس ذبح خانہ ميں قرباني کرسکتا ہو جو اس وقت مني: سے باہر قرباني کيلئے مقرر کياگيا ہے تو بھي احوط کي بناپر واجب ہے کہ قرباني کو حلق يا تقصير پر مقدم کرے پھر ان ميں سے ايک کو بجالائے اور اگر يہ بھي نہ کرسکتا ہو تو احوط وجوبي يہ ہے کہ عيد والے دن حلق يا تقصير کرنے کي طرف مبادرت کرے اور اسکے ذريعے احرام سے مُحِل ہوجائے ليکن مکہ کے پانچ اعمال کو قرباني کے بعد تک مؤخر کردے .

مسئلہ 361: حلق يا تقصير کے بعد مُحرم کيلئے وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج کي وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبوکے.

ساتويں فصل: مکہ مکرمہ کے اعمال

مکہ معظمہ ميں پانچ اعمال واجب ہيں طواف حج (اسے طواف زيارت کہا جاتا ہے) نماز طواف، صفا و مروہ کے درميان سعي ، طواف النساءاور نماز طواف

مسئلہ 362: عيد والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ حج کے باقي اعمال ، دو طواف انکي نمازيں اور سعي کو انجام دينے کيلئے اسي دن مکہ

معظمہ کي طرف لوٹ جائے اور اسے ایام تشریق کے آخر تک بلکہ ماہ ذي الحج کے آخر تک مؤخر کرنا بھي جائز ہے .

مسئلہ 363: طواف ، نماز طواف اور سعي کي کیفیت وہي ہے جو عمرہ کے طواف اسکي نماز اور سعي کي ہے بغیر کسي فرق کے مگر نیت میں پس یہاں پر ان کے ذریعے حج کو انجام دینے کي نیت کریگا .

مسئلہ 364: اختیاري صورت مینمذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشعر اور مني کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں بعض گروہوں کیلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے .

اول: خواتیں جب انہیں مکہ معظمہ کي طرف لوٹنے کے بعد حیض یا نفاس آنے کاخوف ہو اور پاک ہونے تک ٹھہرنے پر بھي قادر نہ ہوں .

دوم : وہ مرد اورعورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کي کثرت کي وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں یا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہي عاجز ہیں.

سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کي شدت یا بھیڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں .

مسئلہ 365: اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئي شخص دو طواف ،انکي نماز اور سعي کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگر چہ اعادہ کرنا احوط ہے .

مسئلہ 366: جو شخص کسي عذر کي وجہ سے مکہ کے اعمال کومقدم کرے جیسے مذکورہ تین گروہ تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گي بلکہ اس کیلئے سب محرمات تقصیر یا حلق کے بعد حلال ہوں گے .

مسئلہ 367: طواف النساءاور اسکي نماز دونوں واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترک کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گي .

مسئلہ 368: طواف النساءمردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین اور غیر خواتین پر بھي واجب ہے پس اگر اسے مرد ترک کردے تو اسکے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گي اور اگر عورت ترک کردے تواس کیلئے مر د حلال نہیں ہوں گے .

مسئلہ 369: اختیاري صورت میں سعي کو طواف حج اور اسکي نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ طواف النساءکوان دونوں پر اور نہ سعي پر پس اگر ترتیب کي مخالفت کرے تو اعادہ کرے .

مسئلہ 370: اگر بھول کر طواف النساءکو ترک کردے اور اپنے شہر میں پلٹ آئے تواگر بغیر مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اوراس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہونگي مگر خود اس کے یا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اوراگر اسے جان بوجھ کر ترک کرے توبھي یہي حکم ہے .

مسئلہ 371: احرام حج کے ساتھ وہ سب چيزيں حرام ہو جاتي ہيں جو عمرہ کے احرام کے محرمات ميں گزرچکي ہيں اور پھر بالتدريج اور تين مرحلوں ميں حلال ہوں گي .
اول: حلق يا تقصير کے بعد ہر چيز حلال ہو جاتي ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتي کہ شکار بھي حلال ہوجاتا ہے اگر چہ يہ حرم ميں ہونے کي وجہ سے حرام ہوتا ہے
دوم: سعي کے بعد خوشبو حلال ہوجاتي ہے .
سوم: طواف النساءاور اسکي نماز کے بعد عورتيں حلال ہوجاتي ہيں.

آٹھويں فصل: مني ميں رات گزارنا

يہ حج کے واجبات ميں سے بارہواں اور مني کے اعمال ميں سے چوتھا ہے.
مسئلہ 273: واجب ہے کہ گيارہويں اور بارہويں کي رات مني ميں گزارے پس اگر دو طواف ، انکي نماز اور سعي کو بجالانے کيلئے عيد کے دن مکہ معظمہ چلا گيا ہو تو اس پر مني ميں رات گزارنے کيلئے لوٹنا واجب ہے .
مسئلہ 373: مندرجہ ذيل گروہ مذکورہ راتوں کومني ميں بسر کرنے کے وجوب سے مستثنے ہيں .
الف: بيمار اور انکي تيمار داري کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کيلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے مني: ميں رات گزار نا شاق ہو .
ب: جس شخص کو مکہ ميں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع ياچوري ہوجانے کا خوف ہو :
ج: جو شخص مکہ ميں فجر تک عبادت ميں مشغول رہے اور صرف ضرورت کي خاطر غير عبادت ميں مشغول ہوا ہو جيسے ضرورت کے مطابق کھنا پينايا دوبارہ وضو کرنا.
مسئلہ 374: مني: ميں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس ميں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نيت واجب ہے :
مسئلہ 375: رات کوغروب سے آدھي رات تک رہنا کافي ہے اور جس شخص نے بغير عذر کے رات کاپہلا آدھا حصہ مني: ميں نہ گزارا ہو اس کيلئے احوط وجوبي يہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگر چہ بعيد نہيں ہے کہ اختياري صورت ميں بھي رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافي ہو :
مسئلہ 376: جو شخص مکہ مکرمہ مينعبادت ميں مشغول نہ رہا ہو اورمني: ميں رات گزارنے والے واجب کام کو بھي ترک کردے تو اس پر ہر رات کے بدلے ايک بکري کفارہ ميں دينا واجب ہے اور احوط کي بناپر اس ميں فرق نہيں ہے کہ عذر رکھتا ہو يا نہ ، جاہل ہو يا نسيان کا شکار يا ان کا غير :
مسئلہ 377: جس شخص کيلئے بارہويں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور مني: ميں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہيں ہے :

نويں فصل: تين جمرات كو كنكرياں مارنا

يہ حج كے واجبات ميں سے تيرہواں اور مني كے اعمال ميں سے پانچواں ہے اور تين جمرات كو كنكرياں مارنا كيفيت اور شرائط كے اعتبار سے عيد والے دن جمرہ عقبہ كو كنكرياں مارنے سے مختلف نہيں ہے:

مسئلہ 378: جو راتيں مني ميں گزارنا واجب ہے ان كے دنوں ميں تين جمرات اولي:، وسطي اور عقبہ كو كنكرياں مارنا واجب ہے:

مسئلہ 379: كنكرياں مارنے كا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تك ہے پس اختياري صورت ميں رات كے وقت كنكرياں مارناجائز نہيں ہے اور اس سے وہ شخص مستثني: ہے جو عذر ركھتا ہے كہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسي طرح كمزور لوگ جيسے عورتيں ، بوڑھے اور بچے كہ جنہيں اپنے آپ پر بھيڑ كي شدت كا خوف ہے تو ان سب كيلئے رات كے وقت كنكرياں مارنا جائز ہے .

مسئلہ 380: جو شخص صرف دن كے وقت كنكرياں مارنے سے عذر ركھتا ہے نہ رات كے وقت تو اس كےلئے نائب بنانا جائز نہيں ہے بلكہ اس پر واجب ہے كہ رات كے وقت خود كنكرياں مارے، گذشتہ رات ميں يا آئندہ رات ميں ليكن جو شخص كنكرياں مارنے سے عذر ركھتا ہے حتي رات كے وقت بھي جيسے بيمار شخص تو اس كيلئے نائب بنانا جائز ہے ليكن احوط وجوبي يہ ہے كہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہوجائے تو خود كنكرياں مارے.

مسئلہ 381: جو شخص خود كنكرياں مارنے سے عذر ركھتا ہے اگر اس كيلئے كسي كونائب بنائے اور وہ نائب اس كام كو انجام دے دے ليكن اسكے بعد كنكرياں مارنے كا وقت گزرنے سے پہلے اس كا عذر مرتفع ہوجائے تو اگر نائب بناتے وقت اپنے عذر كے مرتفع ہونے سے مايوس تھا يہاں تك كہ نائب اس كا عمل انجام دے دے تو نائب كا عمل كافي ہے اور اس پر خود اس كا اعادہ كرنا واجب نہيں ہے ليكن وہ شخص كہ جو عذر كے مرتفع ہونے سے مايوس نہيں ہے اس كيلئے اگر چہ عذر كے طاري ہونے كے وقت نائب بنانا جائز ہے ليكن اگر بعد ميں اس كا عذر مرتفع ہوجائے تو اس پر واجب ہے كہ خود اس كا اعادہ كرے .

مسئلہ 382: تين جمرات كو كنكرياں مارنا واجب ہے ليكن يہ ركن نہيں ہے .

مسئلہ 383: كنكرياں مارنے ميں ترتيب واجب ہے اس طرح كہ پہلے جمرہ سے شروع كرے پھر در ميان والے كو كنكرياں مارے اور پھر آخري كو پس ہر جمرہ كو سات كنكرياں مارے اسي طريقے كے ساتھ جو گزر چكا ہے.

مسئلہ 384: اگر تين جمرات كو كنكرياں مارنا بھول جائے اور مني سے كوچ كرجائے تو اگر ايام تشريق ميں ياد آجائے تو اس پر واجب ہے كہ مني ميں واپس آئے اور خود كنكرياں مارے البتہ اگر اس كيلئے يہ ممكن ہو ورنہ كسي دوسرے كو نائب بنائے ليكن اگر ايام تشريق كے بعد ياد آئے يا جان بوجھ كر كنكرياں مارنے والے عمل كو ايام تشريق كے بعد تك مؤخر كردے

تو احوط وجوبي يہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکرياں مارے يا اس کا نائب کنکرياں مارے پھر آئندہ سال اسکي قضا کرے اگر چہ کسي کو نائب بناکر :اور اگر تين جمرات کو کنکريانمارنا بھول جائے يہاں تک کہ مکہ معظمہ سے خارج ہوجائے تو احوط وجوبي يہ ہے کہ آئندہ سال اسکي قضا کرے اگر چہ کسي کو نائب بنا کر .

مسئلہ 385: جمرات کو چاروں اطراف سے کنکرياں مارنا جائز ہے اور شرط نہيں ہے کہ پہلے اور درميان والے ميں قبلہ رخ ہو اور آخري ميں قبلہ کي طرف پشت کرے .

متفرق مسائل

س1: مسجدالحرام کا فرش قليل پاني کے ساتھ پاک کيا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قليل پاني ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقي رہنے کا علم ہوتا ہے تو کيا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے يا نہيں ؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کي ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہيں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہيں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحيح ہے .

س 2: کيا خانہ کعبہ کے اردگرد دائرے کي صورت ميں نماز جماعت کافي ہے؟

ج: جو شخص امام کے پيچھے يا دائيں بائيں کھڑا ہو اسکي نماز صحيح ہے اور احوط استحبابي يہ ہے کہ جو شخص امام کے دائيں بائيں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کي رعايت کرے جو امام اور کعبہ کے درميان ہے پس امام کي نسبت کعبہ کے قريب تر کھڑا نہ ہو ليکن جو شخص خانہ کعبہ کي دوسري طرف امام کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اسکي نماز صحيح نہيںہے .

س3: کيا مکہ معظمہ اور مدينہ منورہ ميں اہل سنت کے امام کے پيچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافي ہے ؟

ج : ان شاءاللہ کافي ہے .

س4: جس شخص نے مکہ معظمہ ميں دس دن ٹھہرنے کي نيت کي ہے تو عرفات ، مشعر اور مني ميناور ان کے درميان مسافت طے کرتے ہوئے اسکي نماز کا حکم کيا ہے ؟

ج: جس شخص کي نيت يہ ہے کہ عرفات کي طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ ميں رہيگا اور اسکے ساتھ ايک چار رکعتي صحيح نماز بھي پڑھ لے تو جبتک نيا سفر نہ کرے نماز پوري پڑھے گا اور ٹھہرنے کاحکم ثابت ہونے کے بعد عرفات ، مشعرالحرام اور مني: کي طرف جانا سفر نہيں ہے .

س5: كيا قصر و اتمام كے درميان اختيار والا حكم مكہ اور مدينہ ميں بھي جاري ہوگا يا يہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوي كے ساتھ مختص ہے اور كيا انكي پراني اور نئي جگہوں كے درميان كوئي فرق ہے يا نہيں ؟

ج: قصر اور اتمام كے درميان اختيار والا حكم ان دو شہروں كي ہر جگہ ميں جاري ہوگا اور ظاہر يہ ہے كہ پراني اور نئي جگہوں كے درميان كوئي فرق نہيں ہے اگر چہ احوط يہ ہے كہ اس مسئلہ ميں ان دوشہروں كي پراني جگہوں پر اكتفا كرے بلكہ صرف مسجدوں پر :پس نماز قصر پڑھے مگر يہ كہ دس دن ٹھہرنے كي نيت كرے.

س 6: جو شخص مشركين سے برائت كے پروگراممیں شركت نہ كرے اسكے حج كا حكم كيا ہے ؟

ج: اس سے اسكے حج كي صحت كو نقصان نہيں پہنچتا اگر چہ اس نے اپنے آپ كو دشمنان خدا سے اعلان برائت كے پروگرام ميں شركت كرنے كي فضيلت سے محروم كرديا ہے.

س 7: كيا حيض يا نفاس والي عورت كيلئے اس ديوار پر بيٹھنا جائز ہے جو مسجدالحرام كے برآمدے اور سعي كرنے كي جگہ كے درميان واقع ہے يہ جانتے ہوئے كہ يہ ان كے درميان مشترك ہے؟

ج: اس ميں كوئي اشكال نہيں ہے مگر جب ثابت ہو جائے كہ وہ مسجدالحرام كا حصہ ہے .

س8: جس شخص كو چاند ديكھنے كي وجہ سے دو وقوف اور روز عيد كے درك كرنے ميں شك ہو اسكے حج كا كيا حكم ہے اور كيا اس پر حج كا اعادہ واجب ہے يا نہيں ؟

ج: سني قاضي كے نزديك ذي الحج كا چاند ثابت ہونے اور اسكي طرف سے چاند ثابت ہوجانے كے فيصلے كے مطابق عمل انجام دينا كافي ہے پس اگر لوگوں كي پيروي كرتے ہوئے دو وقوف كو درك كرلے تو اس نے حج كو درك كرليا اور يہ كافي ہے .

س9: بعض فتاوي: ميں آيا ہے كہ آپ مكہ مكرمہ كے ہوٹلوں ميں جماعت قائم كرنے كي اجازت نہيں ديتے تو كيا آپ كي طرف سے ان رہائش گاہوں اور گھروں ميں جماعت قائم كرنے كي اجازت ہے كہ جن ميں عام طور پر قافلے آتے ہيں يہ جانتے ہوئے كہ ان قافلوں كي اپني مستقل رہائش گاہ اور اپني مستقل جماعت ہوتي ہے پس يہ حجاج كيلئے مسجدالحرام ميں نماز ترك كرنے كا ذريعہ نہيں بنتے .

ج: ہماري طرف سے ان رہائش گا ہوں اور گھروں ميں جماعت قائم كرنے كي اجازت نہينہے اگر يہ دوسروں كي توجہ كے مبذول كرنے كا موجب بنے اور مسجد ميں مسلمانوں كے ساتھ انكي نماز ميں شركت نہ كرنے كي وجہ سے تنقيد كا سبب بنے.

س 10: ڈرائیور حضرات بھیڑسے بچنے کیلئے مني اور مزدلفہ تک پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندروني راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں پس ان جگہوں تک پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو مني کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں ؟
ج: ظاہر یہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کي دلیل اس سے منصرف ہے بہرحال اس سے عمرہ اور حج کي صحت کو نقصان نہیں پہنچتا.

س 11: کاروانوں کے خدام جو عید والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں کے ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کے ہمراہ فجر سے پہلے ہي مشعرالحرام سے کوچ کرجاتے ہیں اگر ان کیلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختیاري کو درک کرنا ممکن ہو تو کیا یہ ان پر واجب ہے یا نہیں ؟ اور اگر ان کیلئے پلٹنا ممکن نہ ہو لیکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے پلٹنا ممکن ہو تو کیا عورتوں اور کمزور لوگوں کي متابعت میں ان کیلئے بھي رات کے وقت کنکریاں مارنا کافي ہے یا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکریاں ماریں؟اور پلٹنے اور وقوف اختیاري کو درک کرنے کي صورت میں کیا یہ انہیں نائب بنانے کے امکان کیلئے کافي ہے یا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر میں سے شمار ہوں گے کہ جنہیں نائب بنانا جائز نہیں ہے:
ج1: وقوفِ اختیاري کو در ک کرنے کیلئے ان پر پلٹنا واجب نہیںہے.
2 : رات میں کنکریاں مارنا ان کیلئے کافي نہیں ہے مگر یہ کہ دن میں ایسا کرنے سے عذ ر رکھتے ہوں.
3: نائب کي نسبت احوط یہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگر چہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختیاري وقوف کو درک کرلے ہاں اگر فرض کریں کہ وہ عذر نہیں رکھتا اور اختیار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختیاري اور پورے واجب وقوف کو درک کرلے تو یہ اسکي نیابت کیلئے مضر نہیں ہے.

س 12: جو شخص شب عید اور مزد لفہ میں معمولي سا وقوف کرنے کے بعد عورتوناور مریضوں کے ہمراہ ہوتاہے کیا اس پر واجب ہے کہ انہیں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کي طرف پلٹ آئے یا اس کیلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کرلینا کافي ہے یا اس کیلئے وہي معمولي سا وقوف ہي کافي ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن ، مشقت اور ٹریفک کي وہ پابندیاں بھي ہوتي ہیں جو انتظامیہ نافذ کرتي ہے اور کیا نیابتي حج کرنے والے اور اسکے غیر کے درمیان کوئي فرق ہے؟
ج: جو شخص صاحبان عذر کي نگراني اور تیمار داري کیلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتاہے اس پر طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان وقوف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کیلئے رات کے

اضطراري وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نيابتي حج انجام دے رہا ہے اس کيلئے يہ جائز نہيں ہے اور اس پر اختياري اعمال کو انجام دينا واجب ہے.

س 13 : کيا اختياري صورت ميں نذر کےساتھ ميقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتاہو کہ وہ سايہ ميں جانے پر مجبور ہوجائيگا جيسے اگر نذر کرکے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائي جہاز ميں سوار ہوجائے؟
ج: نذر کرکے ميقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سايہ ميں جانا حرام ہے اور ايک عنوان کاحکم دوسرے عنوان تک سرايت نہيں کرتا.

س 14: ايک شخص فوج ميں کام کرتاہے اور بعض اوقات جبري حکم کے ذريعے اسکي ڈيوٹي لگائي جاتي ہے جيسے کسي اہم کام کيلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہيں کيا ہوتا اور تنگي وقت کي وجہ سے احرام کي حالت ميں مکہ ميں داخل نہيں ہوسکتا تو کيا وہ اس صورت ميں گناہ گار ہوگا کيا اس پر کفارہ ہے؟
ج: سوال کے فرض ميں اس کيلئے بغير احرام کے مکہ مکرمہ ميں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے ميں اس پر کوئي شے نہيں ہے.

س 15: اگر ماہ ذيقعد ميں مکہ ميں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذي الحج ميں دوبارہ مکہ ميں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھي اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کيا اس کيلئے نيا احرام باندھنا ضروري ہے يا وہ بغير احرام کے داخل ہوسکتاہے؟
ج: احوط کي بناپر اس وقت اس کيلئے احرام باندھنا ضروري ہے .

س 16: ايک شخص جدہ ميں رہتاہے اور مکہ مکرمہ ميں کام کرتاہے يعني وہ چھٹي کے دنوں کے علاوہ تسلسل کے ساتھ ہر دن مکہ جاتاہے يا آدھا ہفتہ جاتاہے يعني تين دن مکہ جاتاہے اور چار دن نہيں جاتا اگرچھٹي کے ايام يا چار دن ختم ہوجائيں تو کيا اس کيلئے دوبارہ عمرہ کرنا واجب ہے؟
ج: سوال کي مفروضہ صورت ميں عمرہ کرنا واجب نہيں ہے:

س 17: اگر عمرہ ختم ہوجائے اور انسان مکہ ميں ہي ہو تو کيا اس پر نيا عمرہ کرنا واجب ہے؟ اور کہاں سے ؟ کيا حرم کي حدود سے يا مسجد تنعيم سے؟
ج: جبتک وہ مکہ مکرمہ ميں ہے نياعمرہ بجالانا واجب نہيں ہے اور اگر نيا عمرہ بجالانا چاہے تو ضروري ہے کہ اطراف حرم سے ادني الحل کي طرف جائے اور يا پھر مسجد تنعيم جائے.

س 18: ايک شخص ٹيکسي کا ڈرائيور ہے اور سواري اسے مکہ جانے کا کہتي ہے يہ جانتے ہوئے کہ ڈرائيور نے پہلے عمرہ نہيں کر رکھا کيا اس پر واجب ہے کہ احرام کي حالت ميں

داخل ہو اور اگر بغير احرام کے داخل ہو تو اس کا کيا حکم ہے ؟
ج: سوال کي مفروضہ صورت ميں اس پر واجب ہے کہ مکہ مکرمہ ميں داخل ہونے کيلئے احرام باندھے اور عمرہ مفردہ کے اعمال بجالائے اور اگر بغير احرام کے مکہ ميں داخل ہوجائے تو فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے ليکن اس پر کفارہ نہيں ہے.

س 19: جو شخص سخت بھيڑکے وقت کئي مستحب طواف کرتاہے اس طرح کے ان حجاج کو مزاحم ہوتاہے جو واجب طواف کرتے ہيں تو کيا اس پر کوئي اشکال ہے بالخصوص اگر اسکے پاس مستحب طواف کيلئے وسيع وقت ہو.
ج: اس پر کوئي اشکال نہيں ہے ہاں اولي: بلکہ احوط يہ ہے کہ اس بھيڑ کے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ کرے.

س 20:جو شخص استطاعت کي وجہ سے حج افراد کو بطور واجب بجالاتاہے يا اسے بطور مستحب انجام ديتاہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمرہ کرچکاہو تو کيا اس پر ايک نيا عمرہ واجب ہے جو اس حج کے متعلق ہو؟
ج: عمرہ واجب نہيں ہے مگر جن موارد ميں تمتع سے افراد کي طرف عدول کرنا ہو.

س 21: جس شخص نے حج افراد کيلئے طواف باندھا ہوا ہے کيا وہ طواف حج اور سعي کے بعد اپنے اختيار کےساتھ مکہ سے نکل کر جدہ جاسکتاہے؟ کہ پھر سيدھا عرفہ ميں حجاج کے ساتھ ملحق ہوجائے؟
ج: طواف اور سعي کے بعدجدہ يا کسي اور جگہ جانے سے مانع نہيں ہے ليکن اگر اس کي وجہ سے اسے دو وقوف کے فوت ہوجانے کا خوف نہ ہو.

س 22: شرعي مسافت کہ جسکے ساتھ حج افراد جائز ہوتاہے سولہ فرسخ ہے تو يہ مسافت کہاں سے شمار کي جائيگي؟
الف: کيا آپ کي رائے ميں مکہ قابل توسيع ہے اور ہر وہ جگہ جسے عرف ميں مکہ کہا جاتاہے وہ مکہ کا حصہ ہے؟
ب: جو مکلف مکہ سے سولہ فرسخ سے کم فاصلے پر رہتاہے کيا وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا يا مدينہ کي کسي جگہ سے؟
ج: کيا آپ کي نظر مينمسافت کا آغاز مکلف کے شہر کے آخر سے ہوگا؟
ج: الف) مسافت مکلف کے شہر يا ديہات کے آخر سے شہر مکہ کے شروع تک حساب کي جائيگي اور شہر مکہ قابل توسيع ہے اور مسافت کے حساب کرنے کا معيار وہ جگہ ہے جسے اس وقت عرف ميں شہر مکہ کي ابتدا کہا جاتاہے.
ب: اس کيلئے اپنے شہر کي ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے اگر چہ اولي اور احوط يہ ہے

كہ اپنے گھر سے احرام باندھے:
ج: ابھي ابھي گزراہے كہ مسافت كا معيار اسكے اپنے شہر اور موجودہ شہر مكہ كے درميان كي مسافت ہے اگر چہ احوط يہ ہے كہ اپنے گھر سے مسافت كي ابتدا كا حساب كرے.

س 23: عمرہ كرنے والا شخص جو مدينہ منورہ يا اسكے مضافات ميں رہتاہے كيا اس كيلئے جائز ہے كہ وہ مكہ مكرمہ جانے كے قصد سے جدہ آئے اور پھر احرام كيلئے ادني الحل جيسے مسجد تنعيم كا قصدكرے.
ج: اگر وہ مدينہ سے نكلتے وقت عمرہ كا قصد ركھتاہو تو اس پر لازم ہے كہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس كيلئے بغير احرام كے ميقات سے آگے جانا جائز نہيں ہے اگر چہ مكہ مكرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے كا ارادہ ركھتاہو اور اگر بغير احرام كے ميقات سے گزر كرجدہ پہنچ جائے پھر عمرہ كا ارادہ كرے تو اس پر واجب ہے كہ وہ احرام باندھنے كيلئے كسي ميقات پر جائے اور اس كيلئے جدہ اور ادني الحل سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے كيونكہ ادني الحل صرف ان لوگوں كيلئے عمرہ مفردہ كا ميقات ہے جو مكہ مكرمہ ميں رہتے ہيں .

س 24: مدينہ يا اسكے مضافات سے دو راستے جدہ كي طرف جاتے ہيں ايک حجفہ كے قريب سے گزرتاہے كہ جسكے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتاہے اور دوسرا جو كہ تيز راستہ ہے ، جحفہ كے مقابل سے گذرتاہے ليكن وہ جحفہ سے سو كيلوميٹر سے بھي زيادہ دور ہے اور سيدھا راستہ نہيں ہے تو كيا اسے بھي محاذات (مقابل) شمار كيا جائيگا يا نہيں؟
ج: محاذات اور مقابل سے مراد يہ ہے كہ مكہ مكرمہ كي طرف جانے والا شخص راستے ميناےسے نقطے پر پہنچ جائے كہ جسكي دائيں يا بائيں جانب ميقات ہو اس بناپر پس نقطہ محاذات كے اعتبار سے دو راستوں كے درميان كوئي فرق نہيں ہے.

س 25: دوسري صورت ميں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتي ہو تو جو شخص اس راستے سے جارہاہے كيا اس كيلئے جائز ہے كہ وہ ادني الحل جاكر وہاں سے عمرہ مفردہ يا حج كا احرام باندھے ؟
ج: ميقات اور اسكي بالمقابل جگہ سے بغير احرام كے گزرنا جائز نہيں ہے اور ادني الحل سے احرام باندھنا بھي صحيح نہيں ہے جيسے كہ ابھي ابھي گزراہے .

س26: جس شخص كو ميقات سے احرام باندھنے ميں اپنے يا اپنے اہل و عيال پر خوف كا وہم ہو كيا اس كيلئے ادني الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
ج: اگر ميقات ميں احرام باندھنے سے كوئي عذر ہو جو ميقات سے گزرنے كے بعد زائل

ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کيلئے ميقات کي طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہوورنہ اپني جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئي ميقات نہ ہو اور کسي دوسرے ميقات پر جانے کي قدرت بھي نہ رکھتاہو.

س 27: کيا احرام کي حالت ميں رات کے وقت بارش سے بچنے کيلئے کسي چيز کے نيچے جانا جائز ہے ؟
ج: احوط مراعات کرناہے.

س 28: جو شخص مقام ابراہيم کے پيچھے قرآن کريم يا مستحب نمازيں پڑھنا چاہتاہے يا دعاءکيلئے بيٹھنا چاہتاہے جب کہ اس کيلئے ان چيزوں کو مسجد الحرام کي دوسري جگہوں ميں انجام دينا بھي ممکن ہے تو کيا بھيڑ کے باوجود اس کيلئے يہ کام جائز ہے جبکہ طواف کي واجب نماز پڑھنے والوں کيلئے مشکل کا باعث ہو.
ج: اولي بلکہ احوط يہ ہے کہ مذکورہ چيزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھيڑ نہ ہو.

س 29: کيا حاجي (مرد يا عورت) کيلئے احرام کي حالت ميں پاني کو زائل کرنے کيلئے اپنے چہرے کو توليے سے پونچھنا جائز ہے ؟
ج: اس کام ميں مرد کيلئے تو ہر صورت ميں کوئي حرج نہيں ہے اور عورت کيلئے بھي کوئي حرج نہيں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھانپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ يہ کام توليے کو بالتدريج اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کيلئے يہ جائز نہيں ہے بہر حال چہرے کو ڈھانپنے ميں کفارہ نہيں ہے.

س 30: حاجي کيلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر مني ميں رات گزارنے کي بجائے مکہ مکرمہ (حرم) ميں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کيا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت يا مومن کے جنازہ کي تشييع کرنا ايسے کام ہيں جو عبادت کےساتھ مشغول ہونے کو باطل کرديتے ہيں؟
ج: ضرورت کے مطابق کھانے پينے مينمشغول ہونا اور کسي احتياج کي وجہ سے باہر جانا اور وضو يا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہيں پہنچاتا.

س 31: سابقہ سوال ميں مذکور مصروفيات اگر عبادت کو باطل کرديں تو کيا کفارہ بھي ہے ؟
ج: اگر ايسے کام ميں مشغول ہو جو عبادت نہيں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ ميں، اور ضروريات ميں سے بھي شمار نہ کيا جاتاہوجيسے کھانا پينا اور کوئي ضرورت پوري کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے .

س32: كيا چند ماه تک مال کو جمع کرنا حج كي استطاعت کو حاصل کرنے كيلئے كافي ہے ؟ بالخصوص اگر وه جانتاہو کہ وه اس طريقے کے علاوه مستطيع نہيں ہوسکتا.
ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہيں ہے ليکن اگر انسان حجة الاسلام کرنا چاہتاہو تو اس سے کوئي مانع نہيں ہے کہ وه کسي جائز طريقے سے مال حاصل کرے يا اپني منفعت سے ذخيره کرتارہے يہاں تک کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہوجائے مگر جب وه اپني منفعت سے ذخيره کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دينا واجب ہے :

س 33: کيا والدين کو ملنا :معاشرتي، شرعي يا ذاتي ضرورت شمار ہوتي ہے اور اگر ايسا ہے تو کيا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس كيلئے جائز ہے کہ وه اپنا مال والدين کو ملنے كيلئے خرچ کردے جب ملنے كيلئے سفر و غيره کي ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کردے؟
ج: مستطيع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہيں ہے اور صلہ رحمي صرف ملنے ميں منحصر نہيں ہے بلکہ رشتہ داروں کي احوال پرسي اور صلہ رحمي ديگر طريقوں سے بھي ممکن ہے جيسے خط لکھنا يا ٹيليفون کرنا و غيره ہاں اگر والدين کہ جو دوسرے شہر ميں ہيں ان سے ملنا اسکي اپني حالت اور انکي حالت کے پيش نظر ضروري ہو اس طرح کہ اسے اسکي عرفي ضروريات ميں سے شمار کيا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھي نہ ہو جو والدين کي ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں كيلئے كافي ہو تو وه اس حالت ميں مستطيع ہي نہيں ہے.

س34: اگر دودھ پلانے والي عورت مستطيع ہوجائے ليکن اسکے حج پر جانے سے شيرخوار بچے کو نقصان پہنچتاہو تو کيا وه حج کو ترک کرسکتي ہے؟
ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والي كيلئے شير خوار کے پاس رہنا ضروري ہے يا اس سے دودھ پلانے والي عورت كيلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہيں ہے .

س 35:جو عورت سونے کے کچھ زيورات کي مالک ہے اوروه انہيںپہنتي ہے اور اسکے پاس اسکے علاوه کوئي دوسرا مال نہيں ہے اگر وه انہيں بيچ دے تو وه حج کرنے پر قادر ہوجاتي ہے تو کيا عورتوں کے زيورات استطاعت سے مستثني: ہيں يا اس پر واجب ہے کہ وه حج کے اخراجات كيلئے انہيں بيچے اور انکے ساتھ وه مستطيع ہوگي:؟
ج: اگر ان زيورات کو وه پہنتي ہو اور وه اسکي حيثيت سے زياده نہ ہوں تو اس پرحج كيلئے انہيں بيچنا واجب نہيں ہے اور وه مستطيع نہيں ہوگي:

س 36: ايک عورت حج كيلئے استطاعت رکھتي ہے ليکن اس کا شوہر اسے اسکي اجازت نہيں ديتا تو اسکي ذمہ داري کيا ہے ؟:
ج: واجب حج ميں شوہر کي اجازت معتبر نہيں ہے ہاں اگر شوہر کي اجازت کے بغير حج پر

جانے سے عورت حرج میں مبتلا ہوتي ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے.

س 37: اگر شادي کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہوجائیگا؟
ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا.

س 38: کیا حج کي استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگي میں تنگي لانا جائز ہے ؟
ج: یہ جائز ہے لیکن شرعا واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگي اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل و عیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کي حد سے تنگي کرنا جائز نہیں ہے.

س 39:ماضي میں میري طرف سے دین کي پابندي اور اس کا اہتمام کوئي اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھاجو سفر حج کیلئے کافي تھا (یعني میں مستطیع تھا) لیکن اپني اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟جبکہ اس وقت میرے پاس لازمي رقم نہیں ہے : جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ایک ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ایک دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافي ہے ؟
ج: اگر آپ ماضي میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کي ادائیگي کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو آپ پر حج مستقر ہوچکاہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جبتک عسر وحرج نہ ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال کي مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے.

س 40: جب مسجدالحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہوجاتي ہے تو جو لوگ اسے پاک کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاک نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کي صورت میں مسجد کي زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟
ج: جبتک سجدے والي جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز پڑھنے میں کوئي حرج نہیں ہے .

س 41: کیا مسجد نبوي میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ شریفہ میں کہ جہاں کوئي ایسي چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے :جیسے کاغذ یادرخت کي شاخوں سے بني ہوئي جائے نماز :توجہ کو جذب کرتاہے اور نمازي لوگوں کي نظروں کا نشانہ بنتاہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھي موقع ملتاہے.
ج: کسي ایسي چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسي جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں

پريا کسي ايسي چيز پر سجده کرسکے کہ جس پر سجده کرنا صحيح ہے البتہ اگر اس کيلئے يہ ممکن ہو ورنہ تقيةً اسي جائے نماز پر سجده کرے.

س 42: اذان و اقامت کے وقت دو مسجدونسے نکلنے کا کيا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکي طرف جارہے ہوتے ہيں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے ميں باتيں کررہے ہوتے ہيں ؟
ج: اگر دوسروں کي نظر ميں يہ کام نماز کو اسکے اول وقت ميں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتاہو تو جائز نہيں ہے بالخصوص اگر اس ميں مذہب پر عيب لگتاہو.

س 43: ايک شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتاہے کہ عمل کے دور ان اس کا احرام نجس تھا تو کيا وه احرام سے خارج ہے يانہيں ؟
ج: اگر وه موضوع يعني عمل کي حالت ميں اپنے احرام ميں نجاست کے وجود سے جاہل ہو تو وه احرام سے خارج ہے اور اس کا طواف اور حج صحيح ہے ؟

س 44: جسمکلفنے کسي کو نائب بنايا ہو کہ اسکي طرف سے قرباني کرے تو کيا نائب کے پلٹنے اور اسکے يہ خبر دينے سے پہلے کہ قرباني ہوچکي ہے اس کيلئے تقصير يا حلق کرنا جائز ہے ؟
ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے يہاں تک کہ نائب کي طرف سے قرباني ہوجانے کا انکشاف ہوجائے ليکن اگر حلق يا تقصير ميں جلدي کرے اور اتفاقاً يہ نائب کي طرف سے قرباني ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحيح ہے اور اس پر اعاده واجب نہيں ہے .

س45: جس مکلف نے اپني طرف سے قرباني کرنے کيلئے کسي کو نائب بنايا ہوا ہے کيا اس کيلئے نائب کي طرف سے اسے ذبح کرنے کي خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے ؟
ج: اس سے کوئي مانع نہيں ہے .

س46: موجوده دور ميں مني ميں قرباني کو ذبح کرنا ممکن نہيں ہے بلکہ اس کيلئے انہوں نے مني سے باہر ليکن مني کے قريب ہي ايک جگہ معين کررکھي ہے اور دوسري جانب سے قرباني کے جانور کہ جن کيلئے بڑي رقوم خرچ کي جاتي ہيں کہاجاتاہے کہ ان کاگوشت وہيں پھينک دياجاتاہے اور وه گل سڑ کر ضائع ہوجاتاہے جبکہ اگر انہيں ديگر ممالک ميں ذبح کيا جائے تو ان کا گوشت ضرورت مند فقرا کو ديا جاسکتاہے تو کيا حاجي کيلئے جائز ہے کہ وه اپنے ملک ميں قرباني کرے اور کسي کے ساتھ طے کرلے کہ وه اسکي طرف سے قرباني کردے يا ديگر ممالک ميں اور ٹيليفون کے ذريعے قرباني کرلے يا اسے مقرره جگہ پر ہي ذبح کرنا واجب ہے اور کيا اس مسئلہ ميں اس مرجع کي طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکي اجازت ديتاہے جيسے کے بعض بزرگ فقہاءسے يہ منقول ہے ؟
ج: يہ کام جائز نہيں ہے اور قرباني صرف مني ميں ہوسکتي ہے اور اگر يہ ممکن نہ ہو توجہاں

اس وقت قرباني کي جاتي ہے وہينکي جائيگي تا کہ قرباني کے شعائر کي حفاظت کي جاسکے کيونکہ قرباني شعائر اللہ ميں سے ہے :

س 47: اگر حکومت مني کے اندر قرباني کرنے پر پابندي لگادے تو کيا حجاج کيلئے مکہ مکرمہ سے باہر قرباني کرنا جائز ہے اور کيا مکہ کے اندر قرباني کرنا کافي ہے ؟
ج: حج کي قرباني کافي نہيں ہے مگر مني ميں ہاں اگر اس ميں قرباني کرنے پر پابندي لگ جائے تو اس کيلئے جو جگہ تيار کي گئي ہے وہاں قرباني کرنا کافي ہے جيسے کہ اس صورت ميں مکہ کے اندر قرباني کرنا بھي کافي ہے ليکن اگر قرباني کي جگہ کا مني سے فاصلہ اتنا ہي ہو جتنا اس جگہ کا ہے جو قرباني کيلئے تيار کي گئي ہے يا اس سے کم ہو:

48: ايسے خيراتي ادارے موجود ہيں جو حاجي کي نيابت ميں قرباني کرتے ہيں اور پھر اسے ضرورتمند فقرا کے حوالے کرديتے ہيں اس سلسلے ميں راہبر معظم کي رائے کيا ہے اور کيا جناب عالي کي نظر ميں اسکي شرائط ہيں ؟
ج: قرباني کي ان شرائط کا احراز کرنا ضروري ہے کہ جو مناسک ميں ذکر ہوچکي ہيں .

س 49: کيا قرباني کو ذبح کرنے کے بعد اسے ان خيراتي اداروں کو دينا جائز ہے جو اسے فقرا تک پہنچاتے ہيں ؟
ج: اس ميں کوئي حرج نہيں ہے .

س 50: صفا و مروہ کے درميان سعي کرتے وقت صفا و مروہ کے پہاڑوں کے پاس لوگوں کي بڑي تعداد جمع ہوجاتي ہے جو سعي کرنے والوں کي بھيڑ کا سبب بنتي ہے تو کيا سعي کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ ہر چکر ميں خود پہاڑ تک جائے يا سنگ مر مر سے بني ہوئي پہلي بلندي کافي ہے کہ جو چلنے سے عاجز لوگوں کے راستے کے ختم ہونے کے ساتھ شروع ہوتي ہے ؟
ج: اس حد تک چڑھنا کافي ہے کہ جسکے ساتھ يہ صدق کرے کہ يہ پہاڑ تک پہنچاہے اور اس نے دو پہاڑوں کے درميان کے پورے فاصلے کي سعي کي ہے .

س 51: کيا عمرہ مفردہ اور حج تمتع کيلئے ايک طواف النساءکافي ہے ؟
ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع ميں سے ہر ايک کيلئے الگ طواف النساءہے پس ايک طواف دو طواف سے کافي نہيں ہے ہاں مُحِل ہونے کيلئے ايک طواف کا کافي ہونا بعيد نہيں ہے.

س 52: جو شخص بارہويں کي رات مني ميں بسر کرے اور آدھي رات کے بعد کوچ کرے تو کيا اس پر واجب ہے کہ زوال سے پہلے اسکي طرف واپس پلٹ آئے تا کہ يہ بھي وہ کو چ کرسکے جو وہاں پر موجود لوگوں کيلئے زوال کے بعد واجب ہوتاہے اور اس بات سے کوئي

مانع ہے کہ وہ صبح کے وقت مني آکر جمرات کو کنکریاں مارلے پھر مکہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے ؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار کے ساتھ ظہر کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے اور مغرب سے پہلے مني سے نکلنے پر قادرہے:
ج : جو شخص مني میں ہے اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اگر چہ اس طرح کے زوال کے بعد جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے مکہ سے آجائے اور کنکریاں مارنے کے بعد غروب سے پہلے کوچ کرجائے پس آدھي رات کے بعد مکہ جانا جائز ہے لیکن کنکریاں مارنے کیلئے بارہویں کے دن پلٹ آئیگا اور زوال کے بعد کوچ کرےگا:

س 53: آیت اللہ گلپایگاني (قدس سرہ) کے اعمال حج کي کتاب میں اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذکور ہیں . ان مستحبات پر عمل کرنے کے سلسلے میں جناب کي کیا رائے ہے؟
ج: قصد رجاءکے ساتھ ان پر عمل کرنے میں کوئي حرج نہیں ہے.

س 54: کیا اس آبِ زمزم سے وضو کرنا جائز ہے جو پینے کیلئے مخصوص ہے.
ج: مشکل ہے اور احتیاط کي رعایت کرنا ضروري ہے .